عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۵ | ۸ تا ۱۵ رجب المرجب ۱۴۳۷ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ اپریل ۲۰۱۶ء | شمارہ: ۱۵

علمِ حدیث کی اہمیت

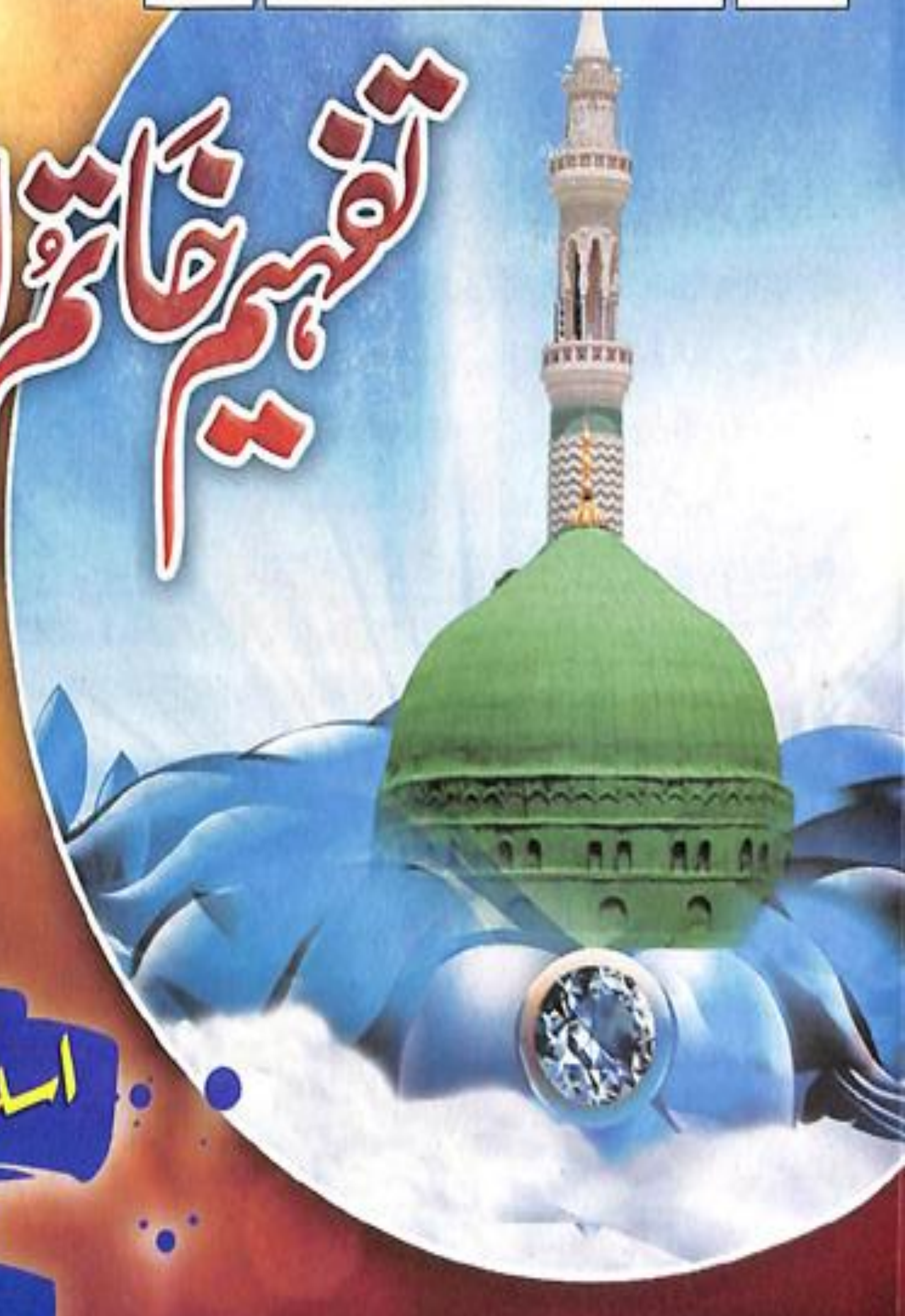

تفہیم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تفاسیر کی روشنی میں

اسلام میں عورت کا مقام اور اُس کے حقوق

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

جعل سازی کے ذریعہ حاصل کی گئی نوکری کی کمائی

س:......نقل کرکے امتحان میں پاس ہونا یا جعلی سرٹیفکیٹ کے ذریعے نوکری حاصل کرنا جائز ہے؟ کیا اس طرح سے کمائی حلال ہوگی؟

ج:......جس منصب پر انسان کو مقرر کیا گیا ہو اور وہ اس کام کو درست اور صحیح طرح انجام دینے کی صلاحیت اور اہلیت رکھتا ہو، اور کام پوری محنت اور دیانت کے ساتھ کرے تو بلاشبہ کمائی حلال کہلائے گی، البتہ جھوٹ اور غلط کاری کا مرتکب ہوگا اور گناہ کبیرہ کا ارتکاب ہوگا جو کہ ناجائز ہے اور اگر جعلی سرٹیفکیٹ یا رشوت دے کر نوکری حاصل کی اور وہ اس کام کو انجام دینے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتا یا کام دیانت داری سے نہیں کرتا تو کمائی حلال نہیں ہوگی۔

دھوکا دہی کے ذریعہ پیسے بٹورنا

س:......بعض لوگ دکان سے سودا لینے پر کہتے ہیں کہ بل زیادہ کا بنا کر دو اور جو بچت ہوتی ہے وہ خود رکھ لیتے ہیں، کیا دکاندار کے لئے زیادہ بل بنا کر دینا صحیح ہے؟ جبکہ وہ لوگوں کے کہنے پر ایسا کرے یا بعض دکاندار خود ہی بل میں زیادہ رقم لکھتے ہیں اور چیز کم میں دیتے ہیں تاکہ مارکیٹ میں دوسرے دکاندار اعتراض نہ کریں، کیا اس کے لئے ایسا کرنا جائز ہے؟

ج:......جتنی قیمت میں چیز خریدی یا بیچی جائے اس کے مطابق بل بنانا ضروری ہے، کم یا زیادہ بل بنانا دھوکا اور جھوٹ ہے، اس لئے اس طرح کرنا ناجائز ہے۔

عوام کی مجبوری سے فائدہ اٹھا کر مہنگی اشیاء فروخت کرنا

س:......منافع کی شرح زیادہ سے زیادہ یا اس کی کم از کم حد کتنی ہونی چاہئے، شریعت کے حساب سے؟ یا آدمی کو اختیار ہے کہ جتنا چاہے نفع کمائے؟

ج:......شرع نے منافع کی کم یا زیادہ کوئی حد مقرر نہیں کی تاکہ بندوں کو اس میں سہولت رہے، وقت اور جگہ کے لحاظ سے منافع کی نوعیت کا کم یا زیادہ ہونا عام ہے، البتہ بازار کی عام اور متعارف قیمت سے زیادہ وصول کرنا اور لوگوں کی مجبوری سے فائدہ اٹھانا جائز نہیں۔ اسی طرح اگر کوئی گاہک لاعلم ہو تو اسے بے وقوف بنا کر زیادہ قیمت وصول کرنا بھی درست نہیں۔

مالک کی اجازت کے بغیر اس کی چیز استعمال کرنا

س:......کیا دوسروں کی کوئی چیز بلا اجازت استعمال کرنا منع ہے؟ مثلاً معمولی چیزیں جیسے جوتا، پین، کاپی اور پنسل وغیرہ تو کیا ان کے لئے بھی اجازت لینا ضروری ہے؟ اور اس میں رشتہ دار مثلاً بھائی، بہن وغیرہ یا دوست وغیرہ سب کے لئے یہی حکم ہے یا کچھ فرق ہے؟ اور اگر ہمیں یہ معلوم ہو کہ جس کی چیز ہم بغیر اجازت استعمال کر رہے ہیں، اسے بالکل بھی بُرا نہیں لگے گا گویا کہ اس کی طرف سے اجازت ہے، یا ایک مرتبہ اکٹھی ہی اجازت لے لیں تو استعمال کرنے کی گنجائش ہے؟

ج:......رشتہ دار ہوں یا غیر، دوست وغیرہ ہوں یا ساتھی کسی کی بھی چیز خواہ معمولی ہی ہو بلا اجازت استعمال کرنا منع ہے۔ ہاں اگر اس نوعیت کی کوئی چیز ہے کہ بلا اجازت اس کے استعمال سے مالک کو کوئی تکلیف نہ ہوگی اور اس کی رضا معلوم پڑتی ہو تو اس کا استعمال کرنا درست ہوگا۔ اسی طرح اگر کوئی مستقل اجازت دے دے تو بھی استعمال کرنا صحیح ہے۔ غرض کہ شریعت کا مقصد دوسروں کو تکلیف دینے سے بچنا اور بچانا ہے اور یہ بہترین اخلاق کی تعلیم ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

مجلس

جلد:۳۵ — ۸تا۱۵ رجب المرجب ۱۴۳۷ھ مطابق ۱۶تا۲۲ اپریل ۲۰۱۶ء — شمارہ:۱۵

مجلس ادارت

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

سرپرست
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

اس شمارے میں!

لبرل ازم کا محرک کون؟	۴	محمد اعجاز مصطفیٰ
مفہوم خاتم النبیین... تفاسیر کی روشنی میں	۶	مولانا غیب الحق
علم حدیث کی اہمیت	۹	ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
اسلام میں عورت کا مقام اور اس کے حقوق	۱۲	مفتی غلام مصطفیٰ
کل کراچی بین المدارس فائنل تقریری مقابلہ	۱۵	مولانا محمد شعیب کمال
اکابر تبلیغ اور ان سے متعلقہ کتابوں کا مختصر تذکرہ (۲)	۱۷	مولانا سید محمد زین العابدین
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے تبلیغی اسفار	۲۰	ادارہ
تبصرہ کتب	۲۳	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ
دستور پاکستان اور قادیانیت.... (۲)	۲۴	شکیل عثمانی

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019

AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018

Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

لبرل ازم کا محرک کون؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

ہمارا ملک ایک عرصہ سے دہشت گردی کی زد میں ہے۔ ۱۷ر جمادی الاخریٰ ۱۴۳۷ھ مطابق ۲۷ر مارچ ۲۰۱۶ء بروز اتوار شام کے وقت گلشن اقبال پارک لاہور میں خودکش دھماکا ہوا، جس میں ۷۰ افراد شہید اور ساڑھے تین سو سے زائد زخمی ہوگئے۔ ہر طبقۂ فکر کے لوگوں نے اس دھماکا کی پُرزور مذمت، غمزدہ خاندانوں سے اظہار ہمدردی اور اس واقعہ میں ملوث افراد کو کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ کیا، لیکن اپنے سے اس ملبہ کو ہٹانے اور اس واقعہ کو مذہبی طبقے کی طرف رخ دینے کی ناکام کوشش کی گئی اور کہا گیا کہ خودکش حملہ آور کا نام محمد یوسف ہے اور اس کا شناختی کارڈ بھی ملا ہے۔ یہ تو اللہ بھلا کرے اس کے زخمی ساتھی محمد یعقوب کا، جس نے اس پورے پلان پر پانی پھیر دیا۔ بہرحال یہ سب کچھ کیوں ہورہا ہے؟ کون کررہا ہے؟ کس کے حکم پر ہورہا ہے؟ یہ سب کچھ ملک کے نامور صحافی اور روزنامہ جنگ کے کالم نگار محترم جناب انصار عباسی صاحب نے ۲۸ر مارچ ۲۰۱۶ء کو اپنے کالم بنام "امریکی پالیسی پیپر نے لبرل ازم کے اصل ایجنڈے کو بے نقاب کردیا" میں تفصیل سے بیان کیا ہے، لیجئے آپ بھی اس کو پڑھئے اور سر دھنئے:

''امریکا اسلام کو کس شکل میں ڈھالنے کا خواہاں ہے اور کن کن ذرائع، پالیسیوں اور سوچ کے ذریعے اپنے من پسند اسلام کا فروغ دنیا میں کررہا ہے، اس پر کسی سازشی تھیوری یا تجزیہ کی بجائے آئیں ذرا اس دستاویز پر ہی نظر دوڑا لیتے ہیں جو اس امریکا و یورپ کی پالیسی کا "Focus" ہے اور جسے امریکا و یورپ اسلامی ممالک پر مسلط کرنے کے لئے پورے طریقے سے سرگرم ہیں۔ میری تو قارئین کرام کے ساتھ ساتھ ہمارے سیاسی و مذہبی راہنماؤں، فوج اور سیکورٹی ایجنسیوں کے اعلیٰ افسران، پارلیمنٹ کے ممبران اور حکمرانوں کے علاوہ میڈیا کے بڑوں سے بھی گزارش ہوگی کہ اس دستاویز کا ضرور مطالعہ کریں تاکہ لبرل ازم اور جدت پسندی کے اس بخار کی وجہ کو بھی سمجھا جاسکے جو آج کل کئی دوسرے اسلامی ملکوں کے علاوہ ہمارے حکمرانوں و میڈیا کو بھی چڑھا ہوا ہے اور جہاں اسلام کے نفاذ اور شریعت کی بات کرنے والوں کو بنیاد پرستی اور شدت پسندی کے ساتھ جوڑ دیا جاتا ہے۔ آپ اس رپورٹ کو اس لئے بھی پڑھ کر حیران ہوں گے کہ کس طرح ایک پالیسی کے تحت مسلمانوں کو آپس میں لڑایا جارہا ہے تاکہ امریکا کے ورلڈ آرڈر اور مغربی تہذیب کو اسلامی ممالک میں بھی لاگو کیا جاسکے جس کے لئے اسلام کے اصل کو بدلنا شرط ہے۔ اس رپورٹ کو پڑھ کر اپنے اردگرد ان چہروں کو پہچاننے کی بھی کوشش کریں جو اسلام کو امریکا کی خواہش کے مطابق بدلنا چاہتے ہیں۔ رینڈ کارپوریشن "Rand Corporation" امریکا کا ایک اہم ترین تھنک ٹینک ہے جو امریکی حکومت کے لئے پالیسیاں بناتا ہے۔ نائن الیون کے بعد رینڈ کارپوریشن کی نیشنل سیکورٹی ریسرچ ڈویژن نے "Civil Democratic Islam Partners, Resources & Strategies" کے عنوان سے ۷۲ صفحات پر مشتمل ایک پالیسی پیپر تیار کیا جسے انٹرنیٹ پر اس تھنک ٹینک کی ویب سائٹ پر پڑھا جاسکتا ہے۔ اس پالیسی پیپر کے ابتداء ہی میں بغیر کسی لگی لپٹی یہ لکھا گیا کہ امریکا اور ماڈرن انڈسٹریل ورلڈ کو ایسی اسلامی دنیا کی ضرورت ہے جو مغربی اصولوں اور رولز کے مطابق چلے جس کے لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمانوں میں موجود ایسے افراد اور طبقہ کی پشت پناہی کی جائے جو مغربی جمہوریت اور جدیدیت کو ماننے والے ہوں۔ ایسے افراد کو کیسے ڈھونڈا جائے؟ یہ وہ سوال تھا جس پر رینڈ کارپوریشن نے مسلمانوں کو چار "Categories" میں تقسیم کیا۔ پہلی قسم بنیاد پرست "Fundamentalists"، جن کے بارے میں

رینڈ کارپوریشن کہتا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو مغربی جمہوریت اور موجودہ مغربی اقدار اور تہذیب کو ماننے کی بجائے اسلامی قوانین اور اسلامی اقدار کے نفاذ کے خواہاں ہیں۔ دوسری قسم قدامت پسند "Traditionalists" مسلمانوں کی ہے جو قدامت پسند معاشرہ چاہتے ہیں، کیونکہ وہ جدیدیت اور تبدیلی کے بارے میں مشکوک رہتے ہیں۔ رینڈ کارپوریشن کے مطابق تیسری قسم ایسے مسلمانوں کی ہے جنہیں جدت پسندی "Modernists" کا نام دیا گیا جو بین الاقوامی جدیدیت "Global Modernity" کا حصہ بنا چاہتے ہیں اور اس سلسلے میں اسلام کو بھی جدید بنانے کے لئے اصلاحات کے قائل ہیں۔ چوتھی قسم ہے سیکولر مسلمانوں "Secularists" کی جو اسلامی دنیا سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ بھی مغرب کی طرح دین کو ریاست سے علیحدہ کردیں۔

پہلی قسم کا حوالہ دیتے ہوئے امریکی تھنک ٹینک کا اسٹریٹیجک پیپر لکھتا ہے کہ بنیاد پرست امریکا اور مغرب کے بارے میں مخالفانہ رویہ رکھتے ہیں۔ رپورٹ کے "Foolnotes" میں مرحوم قاضی حسین احمد اور جماعت اسلامی کا حوالہ بنیاد پرستوں کے طور پر دیا گیا اور یہ بھی تسلیم کیا گیا کہ ضروری نہیں کہ "Fundamentalists" دہشت گردی کی بھی حمایت کرتے ہوں۔ اس رپورٹ نے امریکی حکمرانوں کو تجویز دی کہ بنیاد پرست مسلمانوں کی حمایت کوئی آپشن نہیں۔ قدامت پسند مسلمان رینڈ کارپوریشن کی رپورٹ کے مطابق اگرچہ اعتدال پسند ہوتے ہیں لیکن ان میں بہت سے لوگ بنیاد پرستوں کے قریب ہیں۔ امریکی پالیسی رپورٹ کے مطابق اعتدال پسندوں میں یہ خرابی ہے کہ وہ دل سے جدت پسندی کے کلچر اور مغربی ویلوز کو تسلیم نہیں کرتے۔ جدت پسند اور سیکولر مسلمانوں کے بارے میں رپورٹ کا کہنا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو مغربی اقدار اور پالیسیوں کے قریب ترین ہیں، لیکن رینڈ پالیسی رپورٹ کے مطابق یہ دونوں طبقے "Secularists Modernists" مسلمانوں میں کمزور ہیں اور نہ ان کو زیادہ حمایت حاصل ہے اور نہ ہی ان کے پاس مالی وسائل اور موثر انفرا اسٹرکچر موجود ہے۔

پالیسی رپورٹ نے اسلامی دنیا میں مغربی جمہوریت، جدت پسندی اور ورلڈ آرڈر کے فروغ اور نفاذ کے لئے کئی تجاویز دیں اور کہا کہ امریکا اور مغرب کو بڑی احتیاط کے ساتھ یہ فیصلہ کرنا ہے کہ اسلامی ممالک اور معاشروں میں کن افراد، کیسی قوتوں اور کیسے رجحانات کو مضبوط بنانے میں مدد دینی ہے تاکہ مقررہ اہداف حاصل ہوسکیں۔ ان اہداف کے حصول کے لئے امریکا و یورپ کو پالیسی دی گئی کہ وہ جدت پسندوں "Modrnists" کی حمایت کریں، اس طبقہ کے کام کی اشاعت اور ڈسٹری بیوشن میں مالی مدد کریں، ان کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ عوام الناس اور نوجوانوں کے لئے لکھیں، ایسے جدت پسند نظریات کو اسلامی تعلیمی نصاب میں شامل کریں، جدت پسندوں کو پبلک پلیٹ فارم مہیا کریں، بنیاد پرست اور قدامت پرست مسلمانوں کے برعکس جدت پسندوں کی اسلامی معاملات پر تشریحات، رائے اور فیصلوں کو میڈیا، انٹرنیٹ، اسکولوں، کالجوں اور دوسرے ذرائع سے عام کریں، سیکولرازم اور جدت پسندی کو مسلمان نوجوانوں کے سامنے متبادل کلچر کے طور پر پیش کریں، مسلمان نوجوانوں کو اسلام کے علاوہ دوسرے کلچرز کی تاریخ پڑھائیں، سول سوسائٹی کو مضبوط کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ اس پالیسی میں امریکا و یورپ کو یہ بھی تجویز دی گئی کہ قدامت پسندوں کو بنیاد پرستوں کے خلاف سپورٹ کریں، ان دونوں طبقوں کے درمیان اختلافات کو ہوا دیں، پوری کوشش کریں کہ بنیاد پرست مسلمان اور قدامت پرست آپس میں اتحاد نہ قائم کرسکیں، قدامت پسندوں کی دہشت گردی کے خلاف بیانات کو خوب اجاگر کریں، بنیاد پرستوں کو اکیلا کرنے کے لئے کوشش کریں کہ قدامت پسند اور جدت پسند آپس میں تعاون کریں، جہاں ممکن ہو قدامت پسندوں کی تربیت کریں تاکہ وہ بنیاد پرستوں کے مقابلہ میں بہتر مکالمہ کرسکیں، بنیاد پرستوں کی اسلام کے متعلق سوچ کو چیلنج کریں، بنیاد پرست طبقوں کا غیر قانونی گروہوں اور واقعات سے تعلق کو سامنے لائیں، عوام کو بتائیں کہ بنیاد پرست حکمرانی کرسکتے اور نہ اپنے لوگوں کو ترقی دلوا سکتے ہیں، بنیاد پرستوں میں موجودہ شدت پسندوں کی دہشت گردی کو بزدلی سے جوڑیں۔ اس پالیسی رپورٹ میں یہ بھی تجویز دی گئی کہ بنیاد پرستوں کے درمیان آپس کے اختلافات کی حوصلہ افزائی کریں۔ بنیاد پرستوں کو مشترکہ دشمن کے طور پر لیا جائے۔ رینڈ کارپوریشن نے اپنی پالیسی رپورٹ میں امریکا و یورپ کو یہ بھی تجویز دی کہ اس رائے کی حمایت کی جائے کہ ریاست اور مذہب کو جدا کیا جائے اور اسے اسلامی طور پر بھی صحیح ثابت کیا جائے اور یہ بھی مسلمانوں کو بتایا جائے کہ اسلام کو ریاست سے جدا کرنے سے ان کا ایمان خطرہ میں نہیں پڑے گا بلکہ مزید مضبوط ہوگا۔" (روزنامہ جنگ کراچی، ۲۸/مارچ ۲۰۱۶ء)

اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کی حفاظت فرمائے، اس کے دشمنوں کو ناکام بنائے اور ہم سب کو اسلام اور پاکستان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

مفہوم خاتم النبیین

تفاسیر کی روشنی میں

مولانا منیب الحق، اٹک

قال اللہ تبارک وتعالیٰ:

’’مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۔‘‘

(الاحزاب:۴۰)

یہ آیت کریمہ مہر ختم نبوت کی طرح اپنے مفہوم میں واضح ہے، اور وہ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں، لیکن یہ قرآنی ترکیب ہے، اس لئے اس میں ختم نبوت کے حوالہ سے بڑے معانی لطیفہ پائے جاتے ہیں، جنہیں ذیل میں مفسرین کے تراجم و تفاسیر سے نقل کیا جاتا ہے۔

۱:... حضرت شاہ عبدالقادرؒ اپنے الہامی ترجمہ ’’موضح قرآن‘‘ میں یہ ترجمہ کرتے ہیں: ’’اور مہر سب نبیوں پر‘‘۔ یہ ترجمہ بہت معنی خیز ہے۔ گویا ایک مثال ہے، کیونکہ اس میں مثال ’’مہر‘‘ کے ذریعہ مفہوم کو ذہن نشین کرایا گیا ہے اور مثال مفاہیم کے سمجھانے میں بہت موثر ہوتی ہے، اس لئے کہ اس میں محسوس سے مفہوم کو سمجھایا جاتا ہے۔

نیز مفہوم کے اعتبار سے بھی یہ ترجمہ بہت اہم ہے کیونکہ اس میں ختم نبوت کے تمام پہلو آجاتے ہیں۔

۲:... حضرت علامہ مولانا شبیر احمدؒ فوائد عثمانی کے صفحہ ۵۶۳ پر مذکورہ ترجمہ پر بڑا جامع تبصرہ کرتے ہیں: ’’یعنی آپ کی تشریف آوری سے نبیوں کے سلسلہ پر مہر لگ گئی، اس لئے آپ کی نبوت کا دور سب نبیوں کے بعد رکھا، بلکہ بعض محققین کے نزدیک تو انبیائے سابقین اپنے اپنے عہد میں بھی خاتم الانبیاء کی روحانیت عظمیٰ ہی سے مستفید ہوتے تھے، جیسے رات کو چاند اور ستارے سورج کے نور سے مستفید ہوتے ہیں، حالانکہ سورج اس وقت دکھائی نہیں دیتا اور جس طرح روشنی کے تمام مراتب عالم اسباب میں آفتاب پر ختم ہوجاتے ہیں، اسی طرح نبوت ورسالت کے تمام مراتب وکمالات بھی روح محمدی پر ختم ہو جاتے ہیں۔ بایں لحاظ کہہ سکتے ہیں کہ آپ رتبی اور زمانی ہر حیثیت سے خاتم النبیین ہیں اور جن کو نبوت ملی ہے آپ ہی کی مہر لگ کر ملی ہے۔

۳:... اس لئے اس سے قبل امام فلسفہ وتفسیر امام شاہ ولی اللہؒ فارسی ترجمہ کے صفحہ ۵۱۰ پر یہی بلکہ اس سے بھی مبالغہ آمیز، حقیقت شناس ترجمہ کرتے ہیں: ’’مہر پیغمبراں است‘‘ کیونکہ اس میں لفظ ’’بر‘‘ نہ ہونے کی وجہ سے مبالغہ پیدا ہوگیا اور ترجمہ یہ بن گیا: ’’اور مہر سب پیغمبروں کی‘‘ جس کی وجہ سے مفہوم اور قریب ہوگیا تو اب اس ترجمہ میں ختم نبوت سے متعلقہ تمام رُخ (جن کی طرف اوپر اجمالاً اشارہ ہوا) بطریق اولیٰ آگئے۔ حاصل یہ کہ اس قسم کے واضح اور جامع تراجم یقیناً ایک مثالی تراجم ہیں اور ان سے مسئلہ ختم نبوت کے بڑے مواد کا سراغ ملتا ہے، جس پر آگے قدرے تفصیل سے کلام کیا جاتا ہے۔

۵:... حضرت مولانا شاہ رفیع الدینؒ اپنے لفظی ترجمہ کے صفحہ ۵۱۰ پر یہ ترجمہ بیان کرتے ہیں: ’’اور ختم کرنے والا سب نبیوں کا‘‘ ترجمہ ہذا وضاحت کے اعتبار سے بہت اہم ہے، خصوصاً ’’ختم کرنے والا‘‘ یہ الفاظ بہت وزنی اور برمحل ہیں، کیونکہ ختم کرنے اور ختم ہونے میں بڑا فرق ہے، گو دونوں میں تلازم ہے۔ اب مطلب یہ بنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا ایک مقصد ختم نبوت بھی ہے اور آپ خاتم النبیین ہیں۔

۶:... امام لغت قرآن راغب اصفہانیؒ ’’المفردات فی غرائب القرآن‘‘ کے صفحہ ۱۴۲ پر یہ معنی بیان کرتے ہیں: ’’الختم... الحاصل من النقش‘‘ یعنی ختم نقش سے حاصل شدہ اثر کو بھی کہتے ہیں، جس سے ایک شے پختہ اور یقینی ہوجاتی ہے۔ معلوم ہوا کہ سابقہ نبوت ورسالت کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا نقطہ حاصل ہی نہیں بلکہ اس کو آپ کی ختم نبوت کے طفیل پختگی اور استحکام بھی ملا تو آپ کی نبوت کی حیثیت ایک پشتیبان ونگہبان کی بھی ہوئی۔ جیسے قرآن مجید کی ایک صفت مہیمن بھی ہے: ’’ومھیمنا علیہ‘‘ (سورۂ مائدہ پارہ:۶، آیت ۴۸)۔

۷:... امام وجوہ قرآن کریم ابوعبداللہ حسین بن محمد دامغانی ’’الوجوہ والنظائر‘‘ کے صفحہ:۲۰۶ پر لفظ ختم کے یہ معنی لکھتے ہیں: ’’خَتَم‘‘ ’’یعنی حفظ وربط (حفاظت کی اور جوڑا)۔ اس ترجمہ سے ایک تو سابقہ نمبر۶ والے معنی کی تائید ہوئی، دوسرے سلسلہ نبوت کی تمام کڑیاں آپس میں ملتی نظر آئیں، جس کا نتیجہ یہ نکلا

کہ سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک علم وعمل کی دوشاہراؤں پر جینا کام بھی ہوا یہ سب ختم نبوت کی برکت سے ہوا۔

۸:... امام مفاہیم قرآن علامہ جار اللہ زمخشریؒ تفسیر کشاف ص:۵۵۳، ج:۳۱ پر یہ مفہوم بیان کرتے ہیں: "لاینبأ احد بعدہ" (یعنی نہ آگاہ کرے گا بطور نبوت کوئی بھی آپ کے بعد) کیونکہ آگاہی کی یہ قسم آپ پر ختم ہوچکی ہے۔ معلوم ہوا کہ نبوت کا دروازہ تو بند ہوچکا لیکن امت کی نئی نئی ضروریات تبلیغ دین، نشرواشاعت کا سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا، جس کے پس منظر میں تفقہ، استنباط، اجتہاد، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، درس افتاء غرض کہ جملہ شعبہ ہائے احیاء دین سامنے آتے ہیں، یہ بھی عقیدۂ ختم نبوت کا صدقہ ہوا جو اس امت کو وافر ملا۔

اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ابوۃ روحانیہ کی ایک بہت بڑی اہمیت پر روشنی پڑتی ہے، جس کے لئے اگلی تفاسیر ملاحظہ ہوں۔

۹:... حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ تفسیر بیان القرآن (جو ہماری رائے کے مطابق اردو کی روح المعانی ہے) کے ص:۵۳، ج:۹ پر یہ ترجمہ وتفسیر بیان کرتے ہیں: "چنانچہ آپ نبیوں کے آخر پر ہیں۔" اور جو نبی ایسا ہوگا وہ ابوۃ روحانیہ میں سب سے بڑھ کر ہوگا۔

۱۰:... امام محمد رازی تفسیر کبیر، ص:۲۱۵، ج:۱۳ میں اس کی وجہ یہ بیان فرماتے ہیں:

"وذلک لان النبی الذی یکون بعدہ نبی ان ترک شیأ من النصیحۃ والبیان یستدرکہ من یاتی بعدہ ومن لا نبی بعدہ یکون اشفق علی امۃ واھدی لھم واجدی. اذا ھو کوالد ولد الذی لیس لہ غیرہ من احد۔"

حاصل یہ کہ: "اگر نبی کے بعد دوسرا نبی ہوتو وہ رہی سہی نصیحت کو پورا کردیتا ہے، لیکن چونکہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت اور ہدایت امت کے لئے اس بچہ کی طرح ہوئی جس کا والد کے علاوہ کوئی نہ ہو۔"

۱۱:... یہی تفسیر امام ابوالفضل شہاب الدین سید محمد آلوسی بغدادیؒ تفسیر روح المعانی ص:۲۳، ج:۸ پر فرماتے ہیں:

"قیل انہ جی بہ یشیر الی کمال نصحہ و شفقتہ فیفید ان ابوتہ للامۃ ابوۃ کاملۃ فوق ابوۃ سائر الرسل"

یعنی لفظ خاتم یہ دلیل ہے اس سے ماقبل "ولکن رسول اللہ" کی (جس کا حاصل ابوت روحانیہ ہے) تاکہ آپ کی کمال شفقت ظاہر ہو اور پتہ چلے کہ آپ کی ابوۃ روحانیہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی ابوۃ سے اعلیٰ ہے۔

۱۲:... امام العصر، علامہ انور شاہ کشمیریؒ مشکلات القرآن کے صفحہ ۲۲۷ پر اس وجہ کی وجہ یہ بیان فرماتے ہیں:

"یؤید ان کونہ ابا نسبیا لاحدکم شئی ناقص فلیس لہ معکم ھذہ العلاقۃ بل لہ معکم علاقۃ کونہ رسولا الیکم ونبیکم محب"

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی کے حقیقی باپ ہوں یہ تعلق کمزور ہے، اس لئے یہ تعلق نہ رکھا گیا، بلکہ یہ تعلق رکھا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے نبی ورسول ہوں فقط (اور یہ تعلق بہت اعلیٰ ہے)۔

الغرض کہ سابقہ امتیں ہوں یا آپ کی امت ہو سب اسی ابوۃ روحانیہ کی رہین منت ہیں اور آپ کی ختم نبوت تن تنہا اس کار عظیم کی ضمین وامین ہے۔ اسی لئے جب آپ کا ظہور قدسی ہوا تو کوئی دوسرا اقدس (پیغمبر) ساتھ نہ آیا اور نہ ہی بعد میں جلوہ گر ہوا، گویا یہ دو وحی علامتیں تھیں۔

۱۳:... التفسیرات الاحمدیہ کے محشی مولانا غلام رحیم بخش مذکورہ کتاب کے ص:۶۲۳ کے حاشیہ نمبر ا پر اس حقیقت کو یوں بیان کرتے ہیں: "فلا یکون نبیاً بعدہ ولا معہ" (نہ آپ کے بعد اور نہ آپ کے ساتھ کوئی نبی آیا)۔

بلکہ یہاں تو وہ خود امتی بننے لگے، جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خواہش اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آخر زمانہ میں دوسرے آسمان سے نزول اور بحیثیت امتی کام کرنا۔ یہ دو اس بات کی واضح شہادتیں ہیں۔

۱۴:... اسی لئے امام عبداللہ بن احمد بن محمود نسفیؒ فرماتے ہیں:

"حین ینزل ینزل عاملاً علی شریعۃ محمد کانہ بعض امتہ"

(تفسیر مدارک، ص:۳۴۷، ج:۲)

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک امتی بن کر آسمان سے اتریں گے اور کام کریں گے، تو آپ افق رسالت کے آفتاب و مہتاب ہوئے اور باقی تمام انبیاء کرام علیہم السلام اس کے اقمار وسیارات۔ صاحب قصیدہ بردہ علامہ بوصیریؒ نے کیا خوب فرمایا:

فانہ شمس فضل ھم کواکبھا
یظھرن انوارھا للناس فی الظلم

یہ لفظ خاتم کا کچھ معنوی جائزہ تھا جو پیش ہوا آگے کچھ لفظی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

۱۵:... امام تراکیب قرآن ابو البقاء عبدالرحمٰن بن حسین عکبریؒ "املاء مامن بہ الرحمن" کے ۱۰۴ پر لکھتے ہیں: "ویقرأ بفتح التاء علی المصدر" کہ خاتم بفتح تاء بھی

پڑھا گیا کہ یہ مصدر ہو۔’’وقال آخرون هو فعل مثل قاتل‘‘ اور بعض فرماتے ہیں کہ یہ فعل ہے قاتل کے وزن پر’’وقال آخرون هو اسم بمعنی آخرهم ‘‘اور بعض فرماتے ہیں کہ یہ اسم ہے بمعنی ’’آخر. هم‘‘ اسم فاعل ’’وقيل هو بمعنی المختوم به النبيون ‘‘اور بعض نے فرمایا کہ یہ اسم مفعول بمعنی مختوم به النبيون ہے۔

’’وبکسرها‘‘ اور خاتم بکسر التاء ایک لغت یہ بھی ہے اسی آخرهم یعنی اسم فاعل ہو۔غرض یہ کہ لغت،صیغہ کوئی بھی ہو مطلب ایک ہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔

۱۶:... امام تفسیر ماثور حافظ اسماعیل بن کثیرؒ تفسیر ابن کثیر کے صفحہ۱۸۵،ج:۵ پر نص فرماتے ہیں کہ:’’فهذه الآية نص على انه لا نبي بعده‘‘ یعنی یہ آیت سیدنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر نص قطعی ہے۔

قارئین کرام! یہ چند معانی لطیفہ تھے جنہیں کچھ تفاسیر سے منتخب کر کے عقیدۂ ختم نبوت کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے ورنہ آیۂ مذکورہ بالا تو معارف و معانی کی وہ مسکِ ختام ہے، جس کی عنبریں،مہک معطر کرتی ہی چلی جائے:

’’هو المسک لما کررته يتضوع‘‘

۱۷:...امام دامغانیؒ نے ایک معنی کے بیان میں کیا ہی خوب اشارہ فرمایا:خاتمه بمعنی آخره...في سورة... مختوم ختامه مسک... کقوله في سورة الاحزاب وخاتم النبيين ... (الوجوہ النظائر۲۰۶)اور عجیب بات ہے کہ’’ختامه مسک‘‘میں ایک قرأت ’’خَاتَمُهٗ مِسْکٌ‘‘ بھی ہے۔دیکھئے تفسیر کشاف،ص:۲۳۷،ج:۴۔اسی لئے اس مسک الختام پر اختتام کیا جاتا ہے۔

☆☆.................☆☆

آج دنیا کی سب سے بڑی شامت

سیّد المرسلین کا ایک لقب خاتم النبیین بھی ہے۔ ختم نبوت کے معنی بالکل واضح ہیں۔ جب ایک پیام اس قدر جامع و مکمل آچکا کہ اب اس میں کسی ترمیم و اضافہ کی گنجائش ہی نہیں باقی تو کسی جدید پیام کا آنا سرے سے بے معنی ہو جاتا ہے۔ پیام کی ہمہ گیری کے معنی ہی یہ ہیں کہ آئندہ کے لئے سلسلہ پیامات منقطع،عرب کے امی صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے پیام نے علی الاعلان ساری دنیا کے سامنے پیش کر دیا کہ یہ ہر امکانی ضرورت زندگی کے لئے مکمل ہدایت نامہ ہوں اور آج تک بڑے سے بڑا مخالف بھی اس دعویٰ کو کسی دلیل سے جنبش نہ دے سکا۔

اس قدر جامع و مکمل پیام کے لئے ضروری تھا کہ اس کے لانے والے کی ذات بھی ہر حیثیت سے کامل و مکمل ہو۔ اللہ کا بھیجا ہوا پیام لکھا لکھایا مرتب کتاب کی شکل میں بھی کسی پہاڑ یا درخت پر آسمان سے اتر سکتا تھا،لیکن حکیم مطلق کی مشیت نے پیام اور’’پیامبر‘‘ دونوں کو ایک دوسرے کے لئے بطور لازم و ملزوم قرار دیا اور دونوں کو ایک دوسرے کی تصدیق کا ضامن،لیکن ترتیباً پیامبر کا وجود پیام پر مقدم ہے۔دنیا کا یہ آخری ہادی و رہنما پورے چالیس برس اپنے ہم جنسوں کے درمیان رہ لیا جب جا کر اس پر پیام حق نازل ہونا شروع ہوا اور اس کے بعد تئیس سال کی عمر تک اس نے اپنے ہی جیسے انسانوں کے درمیان زندگی گزاری۔اس کی پاک و پاکیزہ زندگی اس وقت بھی دشمنوں کے لئے ایک کھلے ہوئے چیلنج کی طرح موجود رہی کہ کوئی اٹھے اور اس میں عیب نکالے،کوئی بڑھے اور اس پر حرف گیری کرے،ابوجہل اور ابولہب جیسے دشمن اٹھے اور بڑھے،لیکن اس مقدس سیرت،اس پاکیزہ زندگی اور اس پاک معاشرت میں ایک بات بھی قابل گرفت نہ پا سکے۔

محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرشتہ بنا کر نہیں بھیجے گئے،کسی دوسرے عالم کی مخلوق کی حیثیت سے نہیں اتارے گئے،حوائج بشری سے بے نیاز ہو کر نہیں مبعوث ہوئے۔انسان بنا کر،بشریت کے تمام اوصاف و لوازم،تمام احتیاجوں اور ضرورتوں کے پابند بنا کر اس ظلم کدہ گیتی کو مطلع انوار کرنے کے لئے بھیجے گئے۔شادیاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیں،ایک نہیں کئی کئی۔اولادیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی متعدد ہوئیں،بعض زندہ رہیں اور بعض نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وفات پائی۔دوست بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے تھے اور دشمن بھی تھے،مخلصین کا بھی ایک گروہ تھا اور منافقین کا بھی،عسرت کا بھی زمانہ گزرا اور خوشحالی کا بھی،لڑائیاں بھی بہت سی ہوئیں اور امن کا زمانہ بھی گزرا،محاربات میں کبھی فتح بھی ہوئیں اور کبھی اس کے برعکس،خلقت کے رد و انکار کا بھی تجربہ فرمایا اور مقبولیت و مرجعیت کا بھی،غرض انسانی زندگی میں گرم و سرد،نشیب و فراز کے جتنے مواقع پیش آسکتے ہیں،سب سے ہو کر وہ پاک و طاہر زندگی گزری اور اس طرح بے داغ گزری کہ آج محض اس کا مطالعہ سارے عالم کے لئے ایک مستقل درس بن سکتا ہے۔

حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کی یہ جامعیت صرف اس لئے تھی کہ ہر فرد بشر اس نمونہ کو اپنے پیش نظر رکھے اور جہاں تک اس کا ظرف و بساط اجازت دے،انہیں کے قدموں کے نقش پر چلے۔گلستان دہر میں بارہا روح پرور بہاریں آچکی ہیں لیکن موسم ربیع کا یہ گلدستہ ایسا ہے جو ہر ملک،ہر زمانہ،ہر قوم کے مشام جاں کو معطر رکھے گا،آج دنیا کی سب سے بڑی شامت یہی ہے کہ اس نے سب سے زیادہ کامل و مکمل نمونہ کی طرف سے قطع نظر کر لی،غیروں کا ذکر نہیں،خود ہم کلمہ گویان اسلام کی بدبختی یہی ہے کہ ہم نے آفتاب ہدایت کی طرف سے آنکھیں بند کر کے اپنے تئیں یا تو اندھیرے میں ڈال رکھا ہے اور یا اگر روشنی کی طلب ہے بھی تو ٹمٹماتے ہوئے چراغوں اور لالٹینوں پر قناعت ہے۔

ہم میں سے آج کتنے بدبخت مسلمان ایسے ہیں جو خوبی و کمال کا معیار یورپ کے طور و طریق کو سمجھ رہے ہیں۔قومی تعلیم اس لئے ضروری ہے کہ یورپ میں اس کا رواج ہے،معاشرت کو اعلیٰ معیار پر اس لئے لانا چاہئے کہ یورپ کا طرز یہی ہے،سود خوری اس لئے بہتر ہے کہ یورپ اس ذریعہ سے ترقی کر رہا ہے،یہ ہمارے دماغوں کا ایک عام طرز استدلال ہو گیا ہے۔اس سے اتر کر وہ طبقہ ہے جو مذہبی سمجھا جاتا ہے،ان بے چاروں کی شامت یہ ہے کہ بجائے سرکار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے اکتساب فیض کرنے کے انہوں نے ساری جستجو اور تگ و دو محض کسی عالم یا درویش تک محدود کر رکھی ہے۔حالانکہ کوئی امتی کتنا ہی بلند پایا ہو،ظاہر ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین مبارک کے برابر بھی نہیں ہو سکتا ہے۔

مولانا عبدالماجد دریا آبادیؒ

علمِ حدیث کی اہمیت

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزّاق اسکندر مدظلہ
مرسلہ: مولانا سیّد محمد زین العابدین

دین کے دو ماخذ ہیں: ایک قرآن، دوسرا حدیث۔ جس طرح قرآن وحی ہے اسی طرح حدیث بھی وحی ہے۔ حدیث کو چھوڑ کر صرف قرآن کو دین کا ماخذ بنانا گمراہی کے علاوہ کچھ نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لئے ہر دور میں انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا اور سب سے آخر میں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور آپ پر اس ہدایت کی تکمیل فرمادی اور اس ہدایت کو دین اسلام سے تعبیر فرمایا۔

لہٰذا آپ کی نبوت اور آپ کا دین آخری دین ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مطاع بنا کر بھیجا ہے اور ہر پیغمبر کو اس لئے بھیجا جاتا تھا تاکہ امت اس کی اطاعت کرے۔ ارشاد باری ہے:

''وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰہِ۔'' (النساء:۶۴)

ترجمہ: ''اور ہم نے ہر ایک رسول کو اس لئے بھیجا ہے کہ بحکم خداوندی اس کی اطاعت کی جائے۔''

ہر پیغمبر کو اللہ کی طرف سے پیغام دیا جاتا تھا، اس پیغام کو وحی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی وحی نازل ہوتی تھی، جس پر آپ خود بھی عمل فرماتے تھے اور اُمت کو بھی اس پر عمل کرنے کی تلقین فرماتے تھے۔

پھر یہ وحی کبھی تو اس طرح آتی تھی کہ اس کے الفاظ اور معانی دونوں اللہ کی طرف سے ہوتے تھے، اس وحی کو وحی متلو اور قرآن کریم سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور کبھی اس وحی کے معانی تو اللہ کی طرف سے ہوتے تھے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی تعبیر اپنے الفاظ میں بیان فرماتے تھے، اس وحی کو وحی غیر متلو اور حدیث یا حکمت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور وحی کی یہ دونوں اقسام اُمت کے لئے واجب العمل ہیں اور قرآن کریم نے وحی غیر متلو یعنی حدیث سے ثابت ہونے والے حکم کو بھی اللہ تعالیٰ ہی کا حکم شمار کیا ہے۔

ہمارے شیخ ومربی محدث العصر حضرت علامہ سیّد محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''یہ حقیقت واضح اور مسلم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیغاماتِ الٰہیہ جس طرح قرآن کی صورت میں نازل ہوئے اسی طرح بہت سے پیغاماتِ الٰہیہ قرآن کے علاوہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے جن کی تعلیمات اُمت کو دی گئیں، قرآن کریم کی اصطلاح میں انبیاء کرام کی ان تعلیمات کا نام ''الحکمۃ'' ہے اور قرآن کریم نے متعدد مقامات میں اسے ''انزل'' سے تعبیر فرمایا ہے۔ ان اشارات سے یہ بات بخوبی آسان ہوگئی کہ دین کا اصل مدار آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی ہے اور دین کا اصل منبع نبوت کی تعلیمات وہدایات ہیں، خواہ قرآن کریم میں اُن کا ذکر ہو یا نہ ہو۔ اسلام کے تشریعی نظام پر غور کرنے کا موقع جن لوگوں کو ملا ہے وہ جانتے ہیں کہ بہت سے بنیادی اور اہم احکامات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی خفی کے اشارے سے اُمت کو دیئے اور مدت کے بعد قرآن کریم میں ان احکام کی آیات نازل ہوئیں جن میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان فرمودہ احکام کی تصدیق وتائید کی گئی۔''

(بصائر وعبر، جلد اوّل، ص:۱۳۶)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مدینہ منورہ ہجرت فرمائی تو آپ نے چودہ پندرہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز ادا فرمائی اور ظاہر ہے کہ آپ کا بیت المقدس کی طرف منہ کرنا اللہ کے حکم سے تھا اور جب قرآن کریم میں بیت اللہ کی طرف منہ کرنے کا حکم نازل ہوا تو اس نے اس بات کی تصدیق کردی کہ سابق حکم بھی اللہ کی طرف سے تھا، جس کی تصدیق قرآن کریم کی اس آیت سے ہوتی ہے:

''سَیَقُوْلُ السُّفَھَآءُ مِنَ النَّاسِ مَاوَلّٰھُمْ عَنْ قِبْلَتِھِمُ الَّتِیْ کَانُوْا عَلَیْھَا ط قُلْ لِّلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ط یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔'' (البقرۃ:۱۴۲)

ترجمہ: ''اب کہیں گے بے وقوف لوگ کہ کس چیز نے پھیر دیا مسلمانوں کو ان کے قبلہ سے جس پر وہ تھے، آپ کہہ دیجیے اللہ ہی کا ہے مشرق اور مغرب، چلائے جس کو چاہے سیدھی راہ پر۔''

غزوۂ بنی نضیر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کی غداری کی وجہ سے مسلمانوں کو ان کے محاصرے کا حکم دیا اور ان کے باغات سے کچھ کھجور کے درختوں کو کاٹنے کا حکم دیا تاکہ نقل وحرکت میں آسانی ہو، اس پر یہود نے کہا کہ خود تو فساد سے منع کرتے ہیں، کیا ان درختوں کو کاٹنا فساد نہیں؟ اس پر قرآن کریم کی یہ آیت نازل ہوئی:

"مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ۔" (الحشر:۵)

ترجمہ: "(اے مسلمانو!) جب کھجور کے درختوں کو تم نے کاٹ ڈالا یا جن کو تم نے اس حالت میں چھوڑ دیا کہ وہ اپنی جڑوں پر کھڑے رہے تو یہ سب اللہ کے حکم سے ہوا۔"

قرآن کریم کی یہ آیت بتارہی ہے کہ کھجوروں کو کاٹنے کا حکم وحی سے ہوا، اور اسی وحی کا دوسرا نام حدیث اور سنت ہے۔

نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرائض نبوت میں تعلیم کتاب بھی شامل ہے۔ (اور آپ ان کو کتاب کی تعلیم دیتے ہیں) اور ایک دوسری آیت میں اس کو بیان سے تعبیر کیا گیا ہے:

"وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ۔" (النحل:۴۴)

ترجمہ: "اور ہم نے آپ پر یہ قرآن نازل کیا تاکہ آپ لوگوں کے سامنے وہ احکام خوب کھول کر بیان کریں جو ان کے لئے نازل کئے گئے ہیں اور تاکہ وہ لوگ غور وفکر کریں۔"

پھر جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس قرآن کریم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یاد کرانے کا وعدہ فرمایا ہے، اسی طرح اس کے علوم اور معارف کے بیان کو بھی اپنے ذمہ لیا ہے:

"ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ۔" (القیامۃ:۱۹)

ترجمہ: "پھر بے شک ہمارے ہی ذمہ ہے اس کو کھول کر بتانا۔"

چنانچہ جب قرآن کریم میں نماز کا حکم نازل ہوا: "نماز قائم کرو۔" تو نماز کی تفصیلات قرآن کریم میں نازل نہیں ہوئیں کہ نمازیں پانچ ہیں اور ان کی اتنی رکعات ہیں اور اللہ اکبر سے شروع ہوکر السلام علیکم ورحمۃ اللہ پر ختم ہوتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی اور امت کو حکم دیا، تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتا دیکھتے ہو۔ اسی طرح حج جب فرض ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج ادا فرمایا اور حکم دیا: "مجھ سے حج کے احکام سیکھ لو۔" اسی طرح اسلام کے باقی احکام کا حال ہے۔

لہٰذا قرآن کریم کا بیان اور تفسیر اور تشریعی احکام کے بارے میں آپ کے اقوال اور افعال یہ سب حدیث کہلاتے ہیں اور ان کا حکم وحی کا ہے:

"وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى۔ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى۔" (النجم:۳،۴)

ترجمہ: "اور وہ (رسول) اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے، وہ تو وحی ہوتی ہے جو بھیجی جاتی ہے۔"

اور ان پر عمل کرنا واجب ہے، ارشاد باری ہے:

"وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔" (الحشر:۷)

ترجمہ: "رسول جو کچھ آپ کو دیں اسے لے لو اور جس سے روکیں اس سے رک جاؤ۔"

احادیث کی اس اہمیت کی بنا پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے انہیں اپنے اعمال اور اپنے قلوب میں محفوظ کیا، آپ کے عمل کو دیکھ کر ویسا ہی عمل کیا، اور آپ کے فرمودات کو سن کر سینوں اور صحیفوں میں محفوظ کرلیا۔ ان حضرات میں سرفہرست عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما ہیں جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو آپ کے سامنے اور آپ کی مجلس میں قلم بند کیا ہے اور احادیث کا یہ مجموعہ "الصادقۃ" کے نام سے مشہور تھا۔

نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث کو سمجھنے، یاد کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی ترغیب دی ہے۔ آپ کا ارشاد ہے: "نضر اللّٰہ امرأ سمع مقالتی فوعاھا ثم أداھا کما سمع" اللہ تروتازہ فرمائے اس شخص کو جو میری بات سنتا ہے اور اسے سمجھتا ہے اور پھر اسے دوسروں تک ویسے ہی پہنچاتا ہے جیسے اس نے اسے سنا۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت کو بھی قرآن کریم کی طرح سرچشمہ ہدایت قرار دیا۔ آپ نے فرمایا:

"ترکت فیکم أمرین لن تضلوا ماتمسکتم بھما کتاب اللّٰہ وسنۃ رسولہ۔" (موطا الامام مالک، کتاب الجامع، باب النھی عن القول فی القدر، ج:۲، ص:۷۰۲، ط: قدیمی)

ترجمہ: "میں تم میں دو چیزیں ایسی چھوڑ کر جارہا ہوں کہ اگر تم نے ان کو مضبوطی سے پکڑے رکھا تو میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہوگے، ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری سنت۔"

اسی بنا پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قرآن کریم کی حفاظت کے ساتھ ساتھ احادیث نبویہ کی بھی حفاظت کی اور انہیں اپنے شاگردوں تک پہنچایا جو "تابعین" کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں، جن میں سے ایک بہت بڑی جماعت نے اپنے آپ کو اسی مقصد کے لئے وقف کردیا جو "محدثین" کے نام سے مشہور ہوئے۔

پھر ان محدثین حضرات نے ان احادیث کو

مختلف انداز میں جمع کیا۔ بعضوں نے فقہی ابواب پر، بعضوں نے فقہی ابواب کے ساتھ عقائد، تفسیر، آداب، تاریخ اور فضائل کی احادیث کو بھی جمع کیا، بعضوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ترتیب سے، بعضوں نے اپنے مشائخ کی ترتیب سے احادیث کو جمع کیا اور احادیث کے یہ مجموعے جوامع، سنن، مسانید، معاجم وغیرہ مختلف ناموں سے مشہور ہوئے اور بیسیوں کتابیں کئی کئی جلدوں میں وجود میں آئیں، پھر ان احادیث کی حفاظت اور صحیح احادیث کی پہچان کے لئے بیسیوں علوم ایجاد ہوئے جن میں ایک اہم علم "علم الرجال" کا ہے، جس میں ہر حدیث کے نقل کرنے والے راویوں کے حالات جمع کیے گئے ہیں اور اس طرح لاکھوں انسانوں کے تراجم جمع ہوگئے ہیں، جو اس اُمت کا اِمتیازی علم ہے۔

اس علم حدیث کی برکت سے آج اُمت اِسلامیہ کو بجاطور پر یہ فخر ہے کہ اس کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اِرشادات، زندگی اور سیرت کے ہر پہلو تروتازہ موجود ہیں اور قرآن کریم کے ساتھ احادیث بھی اُمت کے لئے شمع ہدایت ہیں اور گمراہی سے حفاظت کی ضامن ہیں۔

☆☆......☆......☆......☆☆

سالانہ ختم نبوت کانفرنس، گوجرانوالہ

گوجرانوالہ.... (رپورٹ: مولانا محمد عارف شامی) چوتھی سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس بمقام مرکزی جامع مسجد ختم نبوت ککنی والہ گوجرانوالہ میں زیراہتمام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ بتاریخ ۱۵ر مارچ ۲۰۱۶ء بروز منگل بعد نماز مغرب شروع ہوئی۔ کانفرنس کی تیاری شہر بھر میں خوب کی گئی تھی۔ اشتہارات، فلیکس بینرز سے پوری طرح تشہیر کی گئی۔ پہلی نشست میں تلاوت قاری محمد ابوبکر خالد نے فرمائی، نعت حافظ محمد حسان شاہد رامپوری نے احسن انداز میں پڑھی۔ افتتاحی بیان حضرت مولانا مفتی محمد غلام نبی صاحب کا ہوا اور مفتی صاحب نے نسل نو کو موجودہ دور میں جو فتنے جنم لے رہے ہیں ان سے آگاہ کیا اور ترغیب دی کہ اپنے اکابر کا پلہ مضبوطی سے پکڑلو ورنہ بے حیائی، فحاشی، عریانی بے راہ روی اور قسم قسم کے فتنوں کا سیلاب تم کو بہا لے جائے گا اور چند روزہ زندگی برباد کرکے آخرت میں لمبے خسارے میں چلے جاؤ گے۔

حضرت مفتی صاحب کے بعد ملک کے مشہور نعت خواں حافظ فیصل بلال حسان نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ شہنشاہ خطابت حضرت مولانا شاہنواز فاروقی کا بیان ہوا۔ آپ نے عقیدہ ختم نبوت از قرآن واحادیث، از اجماع امت اور قیاس سے ثابت کیا اور کہا کہ صحابہ کرام کی عقیدہ ختم نبوت کے دفاع کے لئے قربانیاں ہمارے لئے مشعل رہ ہیں اور ائمہ کرام میں سے سراج ائمہ حضرت امام ابوحنیفہ کا فتویٰ جھوٹے مدعی نبوت کے بارے میں باوجود ان کے فتویٰ کفر میں بڑے ہی محتاط ہونے کہ ہمارے لئے نمونہ اور آئیڈیل ہے آپ کے بیان کے بعد نماز عشاء ہوئی، بعد نماز عشاء کانفرنس کی دوسری نشست کے افتتاح کے لئے تلاوت قاری محمد یوسف عثمانی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانولہ نے فرمائی، نعت قاری ارشد محمود صفدر عالمی ایوارڈ یافتہ نے پیش کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء پر خوب روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ ان تمام تحریکوں میں پوری قوم اکٹھی رہی اور اللہ تعالیٰ نے امت کو کامیابی سے سرفراز کیا۔ مولانا شجاع آبادی نے حقوق نسواں بل پر بھرپور تحفظات کا اظہار کیا اور حکومت کو مخاطب کرکے کہا کہ اسلام مخالف قوانین کو امت برداشت نہیں کرے گی۔ مولانا قاری گلزار احمد قاسمی صاحب نے وفاق المدارس کے زیراہتمام لاہور میں ہونے والا اجتماع کے لئے بھرپور اعلان کیا اور اہلیان گوجرانوالہ سے عہد لیا کہ وفاق المدارس کے اجتماع کو مثالی اجتماع بنانا ہے اور گوجرانوالہ سے قافلوں کی شکل میں لاہور اجتماع میں شرکت کریں گے۔

قاری محمد عمر فاروق نے اپنے کلام سے شرکاء کانفرنس کو مسحور کردیا۔ محترم جناب بھائی محمد جعفر جو حضرت خاکوانی صاحب کے رفیق سفر ہیں انہوں نے اپنے نعتیہ کلام سے عوام کو گرمادیا۔ آخری اور مفصل بیان حضرت پیر ناصرالدین خاکوانی صاحب نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ہوا۔ حضرت نے اپنے خطاب میں امیر شریعتؒ کے یادگار واقعات سے مجمع کو ان کا دیوانہ بنادیا۔ حضرت نے فرمایا کہ امیر شریعتؒ کی محاذ ختم نبوت پر جدوجہد کو بھلایا نہیں جاسکتا۔ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے اکابر نے اتنی بڑی محنت کرکے اس عقیدہ ختم نبوت کا دفاع کیا اور قانون بنوایا ہے، اس عقیدے کا دفاع اور اس قانون کی حفاظت ہماری ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ کیسے عقل سے عاری لوگ ہیں جو اتنے بڑے پیغمبر کو چھوڑ کر ایک پاگل کے پیچھے لگ گئے ہیں اور اپنی دنیا وآخرت برباد کر ڈالی ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ تفرقہ بازی کے ماحول میں واحد جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہے جو اتحاد امت کا مظہر ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دفاع ختم نبوت کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے اس کا ہمیں بھی معاون بننا چاہئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سہ سالہ ممبر سازی ہورہی ہے، میں اپنے تمام مریدین، متعلقین سے درخواست کرتا ہوں کہ ممبر سازی میں بھرپور حصہ لیں اور محافظ ختم نبوت بن کر شفاعت محمدی کے حقدار بنیں۔ آخر میں تمام شرکا کانفرنس سے عہد لیتا ہوں کہ ہم مبلغین ختم نبوت کے ساتھ ہیں، ان کی کوششوں میں ہمارا بھی حصہ ہونا چاہئے، اللہ تعالیٰ ہمیں عقیدہ ختم نبوت کا دفاع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ بیان کے بعد راقم نے درخواست کی کہ کافی احباب بیعت ہونا چاہتے ہیں، حضرت نے کمال شفقت سے بیعت فرمائی اور دعا فرمائی۔ نقابت کے فرائض مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا عمر حیات خطیب جامع مسجد ہذا اور راقم نے نبھائے۔ کانفرنس میں عورتوں کے لئے باپردہ انتظام تھا، چنانچہ خواتین کی بھی بھرپور حاضری رہی۔

اسلام میں عورت کا مقام اور اس کے حقوق

مفتی غلام مصطفیٰ

عورتوں کی مظلومیت کی تاریخ اتنا ہی طویل ہے جتنا کہ خود ظلم کی تاریخ۔جس وقت سے کائنات میں انسانیت کے ہاتھوں ظلم شروع ہوا ہے اسی وقت سے عورت مظلوم رہی ہے ۔اسلام کے علاوہ عورت سے متعلق چاہے یہودیت کا نظریہ ہو یا عیسائیت کا، رومن سوچ ہو یا ہندی، ہر ایک میں عورت کی تحقیر و تذلیل کی گئی۔عورت کو انسان سمجھنا تو درکنار حیوان کی فہرست سے ہی اسے خارج کردیا گیا، حتی کہ ۵۸۶ء میں تمام عیسائی دنیا کے علما یورپ میں اس مسئلہ پر بحث کرنے کے لئے جمع ہوئے کہ عورت میں روح ہے یا نہیں؟اس سے اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب کے پیروکاروں کے ہاں عورت کی حیثیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے ۔ہندو قدیم تہذیب میں شوہر کے انتقال کے بعد عورت کو اچھوت اور منحوس سمجھا جاتا اور ایسے حالات پیدا کر دیئے جاتے تھے کہ وہ زندگی پر جل کر مرنے کو ترجیح دیتی تھی۔ اسلام نے آ کر نہ صرف یہ کہ عورت کی مظلومیت کو ختم کیا بلکہ اسے اس کا جائز مقام دے کر وقار اور سربلندی بخشی۔

قرآن کریم خدا کا کلام ہے اور ہمیشہ حق ہی کہتا ہے ۔ یہ کلام عورت کی تحقیر وتذلیل کا ہرگز قائل نہیں لیکن ساتھ ہی اسے جاہلیت قدیمہ وجاہلیت جدیدہ کی زن پرستی سے بھی اتفاق نہیں ۔ وہ عورت کو ٹھیک وہی مرتبہ ومقام دیتا ہے جو نظام کائنات میں اللہ نے اسے دے رکھا ہے۔ عورت عبد اور مکلف مخلوق ہونے کی حیثیت سے تو مرد کے مساوی اور ہم رتبہ ہے لیکن انتظامی معاملات میں مرد کے تابع اور ماتحت ہے۔اس سے بڑھ کر اور کیا بات ہوسکتی ہے کہ قرآن کریم کی بڑی سورتوں میں سے ایک سورۃ کا نام ہی عورتوں کے نام پر رکھا گیا ہے: ’’سورۃ النساء۔‘‘ قرآن کریم کی سورہ بقرہ میں باری تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ: ’’عورتوں کے حقوق مردوں کے ذمہ ایسے ہی واجب ہیں جیسے مردوں کے عورتوں کے ذمہ!‘‘ (الایۃ: ۲۲۸) اس آیت میں دونوں کے حقوق کی مماثلت کا حکم دے کر اس کی تفصیلات کو عرف کے حوالے کر کے جاہلیت جدیدہ وقدیمہ کی تمام تر ظالمانہ رسموں کو یکسر ختم کردیا۔البتہ یہ ضروری نہیں کہ دونوں کے حقوق صورۃً بھی ایک جیسے ہوں، بلکہ اگر عورت پر ایک قسم کی ذمہ داری لازم ہے تو اس کے بالمقابل مرد پر دوسری قسم کی ذمہ داری واجب ہے ۔عورت امور خانہ داری اور بچوں کی تربیت وحفاظت کی ذمہ دار ہے تو مرد ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے کسب معاش کا ذمہ دار ہے، عورت کے ذمہ مرد کی خدمت واطاعت ہے تو مرد کے ذمہ عورت کے اخراجات وانتظام، اسلام نے عورت کو اس کی فطری کمزوریوں کی وجہ سے معاشی جھمیلوں سے دور رکھا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ عورت کے ساتھ ہر قسم کے حسن سلوک کا حکم دیا گیا۔حدیث شریف میں ارشاد فرمایا گیا: تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جس کا سلوک اپنی بیوی سے بہتر ہے ۔حقوق والدین کی بات کی گئی تو بار بار ماں کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں زیادہ تاکید کی گئی ،فرمایا گیا کہ: ماں حسن سلوک کی زیادہ حقدار ہے ۔ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔عورت اگر لڑکی ہونے کی حیثیت سے ہے تو اسے بجائے بوجھ سمجھنے کے اس کی پرورش کو اجرو ثواب کا باعث قرار دیا گیا۔ ارشاد فرمایا: جو شخص لڑکیوں کی کفالت کرے گا‘ دوزخ کی آگ اس پر حرام ہوگی۔فرمایا: ’’جو شخص دو بیٹیوں کی بلوغت تک نگہداشت کرے گا وہ جنت میں میرے ساتھ ایسے قریب ہوگا جیسے ہاتھ کی دو انگلیاں قریب ہوتی ہیں۔‘‘ ان چند مختصر اشارات سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جاہلیت اولیٰ کے نظریات ورسومات کو ختم کر کے اسلام اور پیغمبر اسلام نے عورت کو کس قدر اونچا مقام عطا کیا، حسن سلوک کی دیا، پرورش کرنے پر جنت کی بشارت اور رفاقت کی خوشخبری دی۔

مگر آج پھر وہی جاہلیت کی رسومات کو زندہ کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔تحریک آزادیٔ نسواں، حقوق نسواں، مساواتِ مرد وزن کے خوشنما نعروں کی صورت میں فتنے کھڑے کیے جارہے ہیں اور اسلام کے نظام عفت وعصمت کو تہ وبالا کرنے کے لئے اس صنف نازک کو دوبارہ اسی جاہلیت اولیٰ کی جانب لوٹانے کی سعی مذموم کی جارہی ہے،اور مقصود یہ ہے کہ مسلمانوں کی یہ شرافت مآب دولت اور قیمتی خزانہ دوبارہ گھر کی دہلیز اور چار دیواری سے باہر نکل کر عالم کے لئے تماشہ بن جائے، رونق خانہ بننے کے

بجائے شمع محفل ہو، اور مختلف مقامات پر، اسٹیجوں پر بھٹکتی ہوئی، رسوا ہوتی ہوئی، مشقتیں اور مصیبتیں اٹھاتی ہوئی مردوں کی نشاط طبع کا سامان بن جائے۔ یاد رکھا جائے کہ اسلام اور قرآن عورت کے حقوق کے محافظ ہیں۔قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیت کریمہ جس میں مردوں کے حقوق کے ساتھ عورتوں کے حقوق کا تذکرہ ہے‘اس کے ذیل میں مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے نہایت عمدہ اور جامع تفسیر لکھی ہے، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اس کا ایک اقتباس قارئین ملاحظہ فرمائیں:

”اسلام سے پہلے زمانہ جاہلیت میں تمام دنیا کی اقوام میں عورت کی حیثیت گھریلو استعمال کی اشیاء سے زیادہ نہ تھی، چوپایوں کی طرح اس کی خرید وفروخت ہوتی تھی، اس کو اپنی شادی بیاہ میں کسی قسم کا کوئی اختیار نہ تھا‘اس کے اولیاء جس کے حوالے کردیتے وہاں جانا پڑتا تھا، عورت کو اپنے رشتہ داروں کی میراث میں کوئی حصہ نہ ملتا تھا بلکہ وہ خود گھریلو اشیاء کی طرح مال وراثت سمجھی جاتی تھی‘وہ مردوں کی ملکیت تصور کی جاتی تھی، اس کی ملکیت کسی چیز پر نہ تھی اور جو چیزیں عورت کی ملکیت کہلاتی تھیں‘ان میں اس کو مرد کی اجازت کے بغیر کسی قسم کے تصرف کا کوئی اختیار نہ تھا‘ہاں اس کے شوہر کو ہر قسم کا اختیار تھا کہ اس کے مال کو جہاں چاہے اور جس طرح چاہے خرچ کر ڈالے اس کو پوچھنے کا بھی کوئی حق نہ تھا، یہاں تک کہ یورپ کے وہ ممالک جو آج کل دنیا کے سب سے زیادہ متمدن ملک سمجھے جاتے ہیں‘ان میں بعض لوگ اس حد کو پہنچے ہوئے تھے کہ عورت کے انسان ہونے کو بھی تسلیم نہ کرتے تھے۔

عورت کے لئے دین ومذہب میں بھی کوئی حصہ نہ تھا‘نہ اس کو عبادت کے قابل سمجھا جاتا تھا نہ جنت کے، روما کی بعض مجلسوں میں باہمی مشورہ سے یہ طے کیا گیا تھا کہ وہ ایک ناپاک جانور ہے جس میں روح نہیں، عام طور پر باپ کے لئے لڑکی کا قتل بلکہ زندہ درگور کردینا جائز سمجھا جاتا تھا بلکہ یہ عمل باپ کے لئے عزت کی نشانی اور شرافت کا معیار تصور کیا جاتا تھا‘بعض لوگوں کا یہ خیال تھا کہ عورت کو کوئی بھی قتل کردے‘ نہ تو اس پر قصاص واجب ہے نہ خوں بہا، اور اگر شوہر مرجائے تو بیوی کو بھی اس کی لاش کے ساتھ جلا کر ختم کردیا جاتا تھا۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے بعد اور آپ کی نبوت سے پہلے ۵۸۶ء میں فرانس نے عورت پر یہ احسان کیا کہ بہت سے اختلافات کے بعد یہ قرارداد پاس کی کہ عورت ہے تو انسان مگر وہ صرف مرد کی خدمت کے لئے پیدا کی گئی ہے۔الغرض پوری دنیا اور اس میں بسنے والے تمام اقوام ومذاہب نے عورت کے ساتھ یہ برتاؤ کیا ہوا تھا کہ جس کو سن کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اس بیچاری مخلوق کے لئے نہ کہیں عقل ودانش سے کام لیا جاتا تھا نہ عدل وانصاف سے۔

قربان جائیے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے لائے ہوئے دین حق کے‘جس نے دنیا کی آنکھیں کھولیں، انسان کو انسان کی قدر کرنا سکھلایا، عدل وانصاف کا قانون جاری کیا، عورتوں کے حقوق مردوں پر ایسے ہی لازم کئے جیسے عورتوں پر مردوں کے حقوق ہیں، اس کو آزاد وخود مختار بنایا، وہ اپنے جان ومال کی ایسی ہی مالک قرار دی گئی جیسے مرد، کوئی شخص خواہ باپ دادا ہی ہو‘بالغ عورت کو کسی شخص کے ساتھ نکاح پر مجبور نہیں کرسکتا، اور اگر بلا اس کی اجازت کے نکاح کردیا جائے تو وہ اس کی اجازت پر موقوف رہتا ہے‘اگر نامنظور کردے تو باطل ہوجاتا ہے، اس کے اموال میں کسی مرد کو بغیر اس کی رضاو اجازت کے کسی تصرف کا کوئی حق نہیں، شوہر کے مرنے کے بعد وہ خود مختار ہے‘کوئی اس پر جبر نہیں کرسکتا، اپنے رشتہ داروں کی میراث میں اس کو بھی ایسا ہی حصہ ملتا ہے جیسا لڑکوں کو، اس پر خرچ کرنے اور اس کو راضی رکھنے کو شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام نے ایک عبادت قرار دیا، شوہر اس کے حقوق واجبہ ادا نہ کرے تو وہ اسلامی عدالت کے ذریعہ اس کو اداء حقوق پر ورنہ طلاق پر مجبور کرسکتی ہے۔

عورتوں کو مردوں کی سیادت اور نگرانی سے بالکل آزاد کردینا بھی فساد عالم کا بہت بڑا سبب ہے۔عورت کو اس کے حقوق مناسبہ نہ دینا ظلم وجور اور قساوت وشقاوت تھی جس کو اسلام نے مٹایا ہے، اسی طرح ان کو کھلے مہار چھوڑ دینا اور مردوں کی نگرانی وسیادت سے آزاد کردینا، اس کو اپنے گزارے اور معاش کا خود متکفل بنانا بھی اس کی حق تلفی اور بربادی ہے، نہ اس کی ساخت اس کی متحمل ہے اور نہ گھریلو کاموں کی ذمہ داری اور اولاد کی تربیت کا عظیم الشان کام جو فطرۃً اس کے سپرد ہے وہ اس کا متحمل ہے.....

قرآن کریم نے عورتوں کے حقوق واجبہ کے بیان کے ساتھ ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا کہ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ (البقرہ:۲۲۸) یعنی مردوں کا درجہ عورتوں سے بڑھا ہوا ہے اور دوسرے لفظوں میں یہ کہ مرد ان کے نگران اور ذمہ دار ہیں۔

مگر جس طرح اسلام سے پہلے جاہلیت اُولیٰ میں اقوام عالم سب اس غلطی کا شکار تھیں کہ عورتوں کو ایک گھریلو سامان یا چوپایہ کی حیثیت

میں رکھا ہوا تھا۔ اسی طرح اسلام کے زمانہ انحطاط میں جاہلیت اُخریٰ کا دور شروع ہوا، اس میں پہلی غلطی کا ردعمل اس کے بالمقابل دوسری غلطی کی صورت میں کیا جا رہا ہے کہ عورتوں پر مردوں کی اتنی سیادت سے بھی چھٹکارا حاصل کرنے اور کرانے کی سعی مسلسل جاری ہے جس کے نتیجے میں فحاشی و بے حیائی عام ہوگئی، دنیا جھگڑوں اور فساد کا گھر بن گئی، قتل و خوں ریزی کی اتنی کثرت ہوگئی کہ جاہلیت اُولیٰ کو مات دے دی۔ عرب کا مشہور مقولہ ہے: اَلْجَاهِلُ اِمَّا مُفْرِطٌ اَوْ مُفَرِّطٌ۔ یعنی جاہل آدمی کبھی اعتدال پر نہیں رہتا، اگر افراط یعنی حد سے زیادہ کرنے سے باز آجاتا ہے تو کوتاہی اور تقصیر میں مبتلا ہوجاتا ہے۔

یہی حال اس وقت ابنائے زمانہ کا ہے کہ یا تو عورت کو انسان کہنے اور سمجھنے کے لئے بھی تیار نہ تھے اور آگے بڑھے تو یہاں تک پہنچے کہ مردوں کی سیادت و نگرانی جو مردوں، عورتوں اور پوری دنیا کے لئے عین حکمت و مصلحت ہے اس کا جوا بھی گردن سے اُتارا جارہا ہے، جس کے نتائج بد روزانہ آنکھوں کے سامنے آرہے ہیں اور یقین کیجئے کہ جب تک وہ قرآن کے اس ارشاد کے سامنے نہ جھکیں گے ایسے فتنے روز بڑھتے رہیں گے۔

آج کی حکومتیں دنیا میں قیام امن کے لئے روز نئے نئے قانون بناتی ہیں، اس کے لئے نئے نئے ادارے قائم کرتی ہیں، کروڑوں روپیہ ان پر صرف ہوتا ہے لیکن فتنے جس چشمے سے پھوٹ رہے ہیں اس کی طرف دھیان نہیں دیتیں... آج کی دنیا میں نفس پرستی کے غلبہ نے بڑے بڑے حکما کی آنکھوں کو خیرہ کیا ہوا ہے، خواہشات نفسانی کے خلاف کسی مصلحانہ قدغن کو گوارا نہیں کیا جاتا۔

اللہ تعالیٰ ہمارے قلوب کو نور ایمان سے منور فرمائیں اور اپنی کتاب اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات پر پورا عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں کہ وہی دنیا و آخرت میں سرمایہ سعادت ہے۔ آمین!''

(معارف القرآن، سورۃ البقرہ: ۲۲۸، ج:۱، ص: ۵۴۸-۵۵۰) ☆☆

گوجرانوالہ میں دروسِ ختم نبوت کا اہتمام

گوجرانوالہ (رپورٹ: محمود الرشید قدوسی) اندرون شہر گوجرانوالہ یونٹ ختم نبوت کا ایک اہم اجلاس دفتر ختم نبوت قدیم میں ۲۴؍ مارچ بروز جمعرات صبح آٹھ بجے مولانا قاری عبدالغفور کی تلاوت سے شروع ہوا، جس میں شہر بھر کے علماء کرام، ائمہ کرام اور خطباء کرام نے بھرپور شرکت کی۔ عالمی مجلس اندرون شہر یونٹ کے امیر مولانا ہدایت اللہ جالندھری نے اجلاس کی صدارت فرمائی۔ ایجنڈا اجلاس سے مولانا محمد عارف شامی مبلغ ختم نبوت نے آگاہ کیا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سہ سالہ ممبر سازی مکمل ہوئی، شہر بھر میں عوام الناس اور خاص کر علماء کرام نے بھرپور حصہ لیا۔ آگے دفاع ختم نبوت کے کام کو فروغ دینے کے لئے شہر بھر میں دروس کا نظام بھی بنانا ہے۔ چنانچہ اس ایجنڈے پر سوچ و بچار کے بعد شہر بھر میں دروس ختم نبوت کا نظام طے کیا گیا اور چار افراد پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جو دروس کے نظام کی نگرانی کریں گے۔ اجلاس میں یہ قرارداد پاس کی گئی کہ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمدؒ سابقہ امیر مرکزیہ عالمی مجلس کی نصیحت کے مطابق خطباء وائمہ مساجد ہر ماہ میں ایک خطبہ جمعہ میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت اجاگر کیا کریں گے۔ اجلاس میں یہ قرارداد بھی پاس کی گئی کہ ہر ماہ بلاناغہ اجلاس ہوگا، جس میں سابقہ کارگزاری اور آئندہ کا لائحہ عمل طے کیا جایا کرے گا۔ اختتامی دعا امیر یونٹ نے فرمائی۔ مجلس ختم نبوت نے تمام علماء کرام کے لئے ناشتہ کا انتظام کیا ہوا تھا، جس کی ذمہ داری رانا حافظ محمد الیاس، حافظ محمد عثمان، قاری عبدالرازق اور قاری عبدالغفور نے نبھائی۔

قبول اسلام

گوجرانوالہ (رپورٹ: قاری محمد ابوبکر خالد) آصف مسیح ولد بوٹا مسیح نے اپنے چچا جو کہ آٹھ سال قبل مسلمان ہوگئے تھے سے متاثر ہوکر ان کو کہا کہ میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں، چنانچہ انہوں نے قریبی مسجد اقصیٰ بیرون کھیالی گوجرانوالہ کے خطیب مولانا محمد اکرم شاہد صاحب کے ہاتھوں اسلام قبول کیا۔ بعدازاں اس کی بیوی نے بھی اسلام قبول کرلیا۔ ۲۴؍ مارچ بروز جمعرات کو مولانا محمد اکرم شاہد، قاری محمد اصغر وغیرہ آصف مسیح کو دفتر ختم نبوت اندرون سیالکوٹی گیٹ گوجرانوالہ لے آئے اور مبلغ ختم نبوت مولانا محمد عارف شامی نے دین اسلام کے بنیادی عقائد، اسلام اور عقیدہ ختم نبوت کے متعلق آگاہی دی اور علماء کرام نے وعظ ونصیحت فرمائی اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ استقامت فی الدین عطا فرمائیں۔ آمین۔ ☆☆

ملفوظ شیخ الہندؒ

شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسنؒ نے فرمایا کہ میری ساری زندگی کے تجربات کا نچوڑ یہ ہے کہ ملت اسلامیہ کے زوال کے دو سبب ہیں:

1) قرآن مجید کی تعلیمات سے دوری۔

2) مسلمانوں کے باہمی اختلافات وتنازعات۔

اس لئے ملت اسلامیہ کی عظمت ورفعت کی بحالی کے لئے ضروری ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کو گھر گھر عام کیا جائے اور ملت اسلامیہ کے اتحاد کے لئے بھرپور کوششیں کی جائیں۔

مرسلہ: مولانا محمد عارف شامی

کُل کراچی بین المدارس تقریری مقابلہ

(مرکزی مرحلے کی مفصل رپورٹ)

مولانا محمد شعیب کمال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام کُل کراچی بین المدارس تقریری مقابلے کا انعقاد کیا گیا۔ مقابلہ تین مرحلوں پر مشتمل تھا۔ پہلے مرحلے میں ٹاؤن کی سطح پر شہر کے ۱۲ مقامات پر مقابلے ہوئے، جن میں ۱۱۸ مدارس کے ۲۳۰ طلبا نے شرکت کی۔ پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا دوسرے مرحلے کے لئے منتخب ہوئے۔ دوسرے مرحلے میں ضلع کی سطح پر شہر کے پانچ مقامات پر مقابلے ہوئے جن میں ۳۶ طلبا شریک ہوئے۔ ضلع کی سطح پر پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا کُل کراچی مرکزی تقریری مقابلے میں شرکت کے اہل قرار پائے۔ (پہلے اور دوسرے مرحلے کی رپورٹ پہلے شائع ہو چکی ہے، اب مرکزی مقابلہ کی رپورٹ پیش خدمت ہے)

یہ مقابلہ ۲۳؍جمادی الاولیٰ ۱۴۳۷ھ مطابق ۳؍مارچ ۲۰۱۶ء بروز جمعرات، بعد نماز مغرب جامع مسجد باب الرحمت (دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نمائش کراچی) میں منعقد ہوا۔ مقابلہ کا عنوان ''فتنۂ قادیانیت اور امت مسلمہ کا کردار'' تجویز کیا گیا تھا۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا عبدالحی مطمئن اور مولانا محمد اسحاق مصطفی سر انجام دے رہے تھے۔ تلاوت اور حمد و نعت کے بعد مقابلے کا آغاز ہوا۔ ضلعی سطح پر پوزیشن حاصل کرنے والے درج ذیل ۱۵ طلبا نے مقابلہ میں حصہ لیا۔

۱:... محمد قاسم بن مفتی امتیاز عباسی، درجہ اولیٰ، ادارہ معارف القرآن۔

۲:... عطاء الرحمٰن بن خطیب عبدالرحمٰن، درجہ سادسہ، مدرسہ عربیہ اسلامیہ (شاخ جامعہ بنوری ٹاؤن)۔

۳:... نوید احمد، درجہ رابعہ، دارالعلوم رحمانیہ۔

۴:... حنیف اللہ بن سیف اللہ، درجہ رابعہ، جامعہ عثمانیہ لیاری۔

۵:... نور اللہ بن نور عالم، درجہ رابعہ، دارالعلوم نعمان بن ثابتؒ۔

۶:... عبدالواحد بن محمد اقبال، دورۂ حدیث، جامعہ تعلیم القرآن والسنہ۔

۷:... محمد عزیر بن مولانا عبدالرزاق، درجہ سادسہ، جامعہ بیت السلام۔

۸:... عبدالقدوس بن عبدالقیوم، درجہ سابعہ، مدرسہ گلشن عمرؓ (شاخ جامعہ بنوری ٹاؤن)۔

۹:... ہدایت اللہ بن محمد جعفر، درجہ رابعہ، جامعہ اسلامیہ کلفٹن۔

۱۰:... شریف اللہ بن عظیم اللہ، درجہ تخصص، جامعہ عثمانیہ بھٹو کالونی۔

۱۱:... محمد کاشف بن عبدالجلیل، دورۂ حدیث، جامعہ فاروقیہ۔

۱۲:... محمد حسن بن غلام محمد، درجہ سابعہ، جامعہ انوار العلوم شادباغ۔

۱۳:... حسین احمد بن حاجی سلطان، درجہ ثالثہ، ادارۃ العلوم الاسلامیہ سہراب گوٹھ۔

۱۴:... ضیاء الدین بن عاصم سید، درجہ اولیٰ، جامعہ عثمانیہ شیر شاہ۔

۱۵:... ساجد اللہ بن یاسین، دورۂ حدیث، جامعہ بنوریہ عالیہ۔

تمام طلبا نے بھرپور تیاری کے ساتھ مقابلہ میں حصہ لیا۔ بعدازاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے مفصل خطاب کیا۔ آپ نے تحفظ ختم نبوت کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ''عقیدۂ ختم نبوت دین کی بنیاد اور اساس ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے لے کر آج تک امت نے ہر دور میں اس عقیدے کے تحفظ کے لئے ہر طرح کے قربانیاں دی ہیں۔ جب انگریز سامراج کے دور میں مرزا نے اپنے آقاؤں کے اشارے پر نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرکے دین اسلام کو نقصان پہنچانا چاہا تو ہمارے اکابر نے میدانِ عمل میں اتر کر برطانوی سامراج کی اس سازش کو ناکام بنا ڈالا۔ ہمارے اسلاف نے دنیا کا ہر ستم برداشت کیا، پھانسی کے پھندوں پر جھول گئے، جیل کی کال کوٹھریوں کو آباد کیا، اپنی آل اولاد کو قربان کیا، غرض یہ کہ عشق و وفا کی لازوال داستانیں رقم کردیں، مگر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر حرف نہیں آنے دیا۔ ہمارے اسلاف کی انہی قربانیوں کی بدولت یہ مشن آج ہم تک پہنچا ہے، ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس مشن کو لے کر آگے بڑھیں اور اس بات کا عزم کریں کہ مرتے دم تک

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کا تحفظ کریں گے۔“ انہوں نے اس موقع پر طلبا کو چناب نگر میں ہونے والے سالانہ ختم نبوت کورس میں شرکت کی دعوت بھی دی۔اس کے بعد نتیجے کا اعلان ہوا اور طلبا کو انعامات بھی دیئے گئے۔جامعہ بنوریہ عالمیہ سائٹ ٹاؤن کے ساجد اللہ نے پہلی، ادارۃ العلوم الاسلامیہ سہراب گوٹھ کے حسین احمد نے دوسری اور مدرسہ عربیہ اسلامیہ (شاخ جامعہ بنوری ٹاؤن) کے عطاء الرحمن نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ منصفین کے فرائض جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے استاذ مولانا شفیق الرحمن عطا، جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا قاضی منیب الرحمن اور حلقہ کیماڑی کے ذمہ دار مولانا عارف انجام دے رہے تھے۔

پروگرام میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے امیر مولانا مفتی محمد حسن، جمعیت علماء اسلام سندھ کے نائب امیر قاری محمد عثمان، امیر مجلس کراچی مولانا محمد اعجاز مصطفی، مولانا سید عتیق الحسن (استاذ جامعہ بنوری ٹاؤن)، نائب مدیر اقرأ روضۃ الاطفال مفتی خالد محمود، مولانا نورالحق، قاری اللہ داد، مولانا عبدالرزاق ہزاروی، ایڈوکیٹ منظور احمد میو راجپوت، مولانا ابوطلحہ اور دیگر بہت سے علماء کرام نے شرکت کی۔نماز عشاء کے بعد مجلس لاہور کے امیر حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب نے بیان فرمایا، حضرت نے فرمایا کہ یہ ”فتنوں کا دور ہے، ہر طرف مختلف قسم کے فتنے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے پھیلے ہوئے ہیں، ہمیں ان فتنوں سے بچنے کے لئے اپنی علمی صلاحیتوں کو مضبوط کرنا ہوگا، خصوصاً فتنہ قادیانیت وقت کا خطرناک فتنہ ہے، اس سے خود بھی بچنا اور اپنے مسلمان بھائیوں کو بھی بچانا ہمارا ایمانی فریضہ ہے۔ آپ نے قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ قادیانی مصنوعات خرید کر ہم قادیانیوں کو مالی لحاظ سے مستحکم کر رہے ہیں، انہی مصنوعات کے منافع سے وہ ہمارے مسلمانوں کو گمراہ کرتے اور فتنہ قادیانیت کی تبلیغ کرتے ہیں۔“ حضرت مفتی محمد حسن صاحب کی دعا پر پروگرام کا اختتام ہوا۔

پروگرام کے بعد طلبا کے لئے طعام کا انتظام کیا گیا تھا۔پروگرام کے تمام تر انتظامات کو سنبھالنے کے لئے تقریباً ۱۷۵ افراد پر مشتمل ۶ عدد ٹیمیں تشکیل دی گئی تھیں۔پروگرام کی ریکارڈنگ اور اسٹیج کا نظم مولانا محمد سلمان، مولانا محمد زبیر، حافظ عبدالوہاب پشاوری اور بھائی حامد نے کیا۔سیکورٹی اور پارکنگ کے فرائض مولانا محمد رضوان کی نگرانی میں حلقہ منظور کالونی کے ۴۰ کارکنوں نے انجام دیئے۔طلبا کے طعام کے فرائض حلقہ نارتھ کراچی کے ۱۵ کارکنوں نے مولانا محمد ریاض کی نگرانی میں انجام دیئے۔علماء کرام اور دیگر مہمانان خصوصی کے طعام کے انتظامات حلقہ سائٹ ٹاؤن کے ۱۵ کارکنوں نے مولانا محمد مشتاق کی نگرانی میں سرانجام دیئے۔مسجد اور اسٹیج کے دیگر انتظامات اورنگی ٹاؤن کے ۱۰ کارکنوں نے مولانا محمد وسیم کی نگرانی میں کیئے۔ استقبالیہ کمیٹی اور دفتر کے انتظامات حلقہ صدر ٹاؤن کے ۱۰ کارکنوں نے حافظ کلیم اللہ نعمان کی نگرانی میں انجام دیئے۔ جبکہ مرکزی کمیٹی میں مولانا محمد ریاض، مولانا محمد رضوان اور راقم الحروف شامل تھے۔ پروگرام میں تقریباً ۱۵۰۰ کے قریب طلبا اور علماء کرام نے شرکت کی۔ پروگرام الحمدللہ! بھرپور کامیاب ہوا تمام علماء کرام اور اکابر نے پروگرام کی کامیابی پر انتظامیہ کو مبارکباد پیش کی اور پروگرام کے حسن انتظام کو سراہا۔ جن دوستوں اور احباب نے پروگرام کی تیاری اور انتظامات میں تعاون کیا اللہ تعالیٰ ان سب کی کوششوں کو قبول فرمائے۔ آمین۔☆☆☆

مولانا شجاع آبادی کا دورہ لکی مروت

لکی مروت.....(مولانا محمد ابراہیم ادہمی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مدظلہ گزشتہ دنوں ضلع لکی مروت کے مدارس کے دورے پر آئے۔ ۶/مارچ ۲۰۱۶ء بروز اتوار صبح ۱۱ بجے جامعہ عثمانیہ عثمان آباد لکی مروت حاضری ہوئی، وہاں پر اساتذہ اور طلبا سے خطاب کیا۔اس کے بعد جامعہ دارالہدیٰ لکی مروت میں تشریف لے گئے اور وہاں پر بعد از نماز ظہر مسجد کے ہال میں جامعہ کے سب اساتذہ وطلبا اور نمازیوں سے ختم نبوت پر تفصیلی خطاب کیا۔اس کے بعد دارالعلوم بنوری ٹاؤن لکی، دارالعلوم حلیمیہ درہ پیزو اور جامعہ تعلیم الاسلام سرائے نورنگ بھی تشریف لے گئے اور ہر مدرسے میں اساتذہ وطلبا سے تفصیلی خطابات ہوئے اور طلبا کو ”ختم نبوت کورس چناب نگر“ میں شرکت کی دعوت دی۔ بعد ازاں میڈیا سینٹر سرائے نورنگ میں صحافیوں کو بھی ختم نبوت کورس پر بریفنگ دی۔اس دورے میں مولانا عبدالرحیم، مولانا محمد ابراہیم ادہمی، مولانا محمد طیب طوفانی، صاحبزادہ امین اللہ جان آپ کے شانہ بشانہ رہے۔ اسی دورے کے دوران حضرت شجاع آبادی مدظلہ نے جامعات کے شیوخ الحدیث مولانا محمد انور (درہ پیزو)، مولانا شیخ حسین احمد (نورنگ)، مولانا قاری شفیع اللہ (لکی سٹی) سے تفصیلی گفتگو کی اور انہیں دعوت دی کہ اپنے طلبا کو اپنی نگرانی میں کورس میں شرکت کے لئے روانہ فرمائیں۔اس کے علاوہ مولانا شجاع آبادی نے مقامی عہدیداروں کے ساتھ مولانا محمد طیب طوفانی کے والد محترم ڈاکٹر غلام نبیؒ کی وفات پر تعزیت کا اظہار کیا۔ رات مولانا عبدالرحیم صاحب کے ہاں گزاری اور آگے بنوں کے لئے عازم سفر ہوئے۔

اکابر تبلیغ اور اُن سے متعلقہ کتابوں کا مختصر تذکرہ

مولانا سیّد محمد زین العابدین، کراچی

دوسری قسط

امانی الاحبار شرح معانی الآثار للطحاویؒ:

یہ مشہور حدیث کی کتاب معانی الآثار للطحاویؒ کی عربی شرح ہے۔ اس کے متعلق مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ لکھتے ہیں: ”اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلوی صاحب قدس سرہٗ (تبلیغی جماعت کے دوسرے امیر) کو غیر معمولی صلاحیتوں سے نوازا تھا، ان کی پوری زندگی دعوت وتبلیغ میں گزری اور انہوں نے اپنی ان تھک جدوجہد سے تبلیغی جماعت کا کام چاردانگ عالم میں پھیلا دیا۔ اس جدوجہد میں آپ کو جن متواتر اسفار اور مصروفیات کا سامنا تھا، اس کے پیش نظر یہ تصور کرنا بہت مشکل لگتا ہے کہ ان مصروفیات کے عین درمیان وہ شرح حدیث کی تالیف جیسا علمی اور تحقیقی کام کرسکیں گے جس کے لئے مکمل یک سوئی اور فراغت کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے کوئی کام لیتے ہیں تو اس کے اوقات میں بھی برکت عطا فرماتے ہیں، اور اسی برکت کا ثمرہ ہے کہ آپ نے طحاوی شریف جیسی غیر مخدوم کتاب کی شرح لکھنے کا بیڑا اُٹھایا اور اس کا ایک معتدبہ حصہ جو تفصیلی مباحث پر مشتمل تھا، مکمل بھی فرمالیا۔ یہ کتاب آپ کی زندگی ہی میں بڑی تقطیع پر دو ضخیم جلدوں میں لیتھو کی طباعت کے ساتھ شائع ہوگئی تھی۔ یہ تالیف درحقیقت حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلوی صاحب قدس سرہٗ کے کارناموں میں ایک حیرت انگیز کارنامہ ہے۔ ایسی کثیر الاسفار اور متنوع الاشغال شخصیت کی طرف سے یہ گراں قدر علمی تالیف بلاشبہ ایک کرامت سے کم نہیں۔ کتاب کے شروع میں ایک مبسوط مقدمہ ہے جس میں امام طحاویؒ کے حالات زندگی، ان کے علمی مقام، ان کی خدمات اور ان کے اسلوب پر بڑی سیر حاصل اور محققانہ بحثیں کی گئی ہیں، اس کے بعد کتاب کی شرح شروع ہوتی ہے اور چار جلدوں میں ابواب الوتر تک کے مباحث مکمل ہیں۔ ہر حدیث کے تحت اس کی مبسوط شرح، اس کی تخریج وتحقیق، روایت کے مختلف طرق کا بیان، فقہاء کرام کے مذاہب ودلائل اور تمام متعلقہ فقہی وحدیثی مباحث کا استقصاء کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور اس طرح اس کتاب نے ایک بہت بڑے خلا کو پُر کیا ہے۔ افسوس کہ فاضل مصنفؒ اپنی زندگی میں اس کی تکمیل نہیں فرماسکے، لیکن جتنا حصہ لکھا ہے اس نے بھی شروح حدیث کی ثروت میں بیش بہا اضافہ کیا ہے۔ امید ہے کہ اہل علم اس گراں قدر علمی پیشکش کی کماحقہ قدر کریں گے۔“ (البلاغ محرم۱۴۰۹ھ)

حضرت مولانا محمد ہارون کاندھلویؒ اور اُن سے متعلقہ کتب:

مولانا محمد ہارون بن مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ ۲۳ر رمضان المبارک ۱۳۵۸ھ، مطابق ۸ر نومبر ۱۹۳۹ء کی درمیانی شب میں سہارنپور میں پیدا ہوئے۔ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کاندھلویؒ اپنے پوتے کو دیکھنے کے لئے یکم شوال کو سہارنپور تشریف لائے۔ جب آپ ۵ر سال کے تھے تو دادا حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ کا انتقال ہوا اور جب ۲۵ر سال کے تھے تو والد حضرت مولانا محمد یوسف صاحبؒ کا انتقال ہوا۔ مرکز نظام الدین مدرسہ کاشف العلوم میں کلام پاک حفظ کیا، درس نظامی کی تکمیل جامعہ مظاہر علوم سہارنپور سے ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۹۶۱ء میں کی، بخاری شریف حضرت شیخ الحدیثؒ اور مولانا امیر احمد صاحب کاندھلویؒ سے پڑھی، پھر مدرسہ کاشف العلوم میں اُستاذ مقرر ہوئے اور عربی کتب پڑھانے لگے۔ ۱۹ر ستمبر ۱۹۶۱ء کو حضرت مولانا محمد اظہار الحسن کاندھلویؒ کی صاحبزادی سے آپ کا نکاح خانقاہ رائے پور میں حضرت رائے پوریؒ کی موجودگی میں ہوا، اس نکاح سے اللہ نے آپ کو ایک بیٹا حضرت مولانا محمد سعد صاحب کاندھلوی مدظلہ اور دو بیٹیاں، تین اولادیں عطا فرمائیں۔ مولانا ہارون موصوف نے پہلی بیعت حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ سے کی، پھر نانا جان حضرت شیخؒ سے بیعت ثانیہ ہوئی اور شیخؒ کی طرف سے خلافت بھی عطا ہوئی۔ شیخؒ نے آپ کو ۲۶ر ربیع الاول ۱۳۹۱ھ (۲۰ر جون ۱۹۷۱ء) کو مدینہ منورہ میں اجازت دی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا محمد ہارون صاحب کاندھلوی کو جو گوناگوں دینی امتیازات وکمالات اور خاندانی وموروثی اوصاف وخصوصیات عطا فرمائی تھیں اس کی بنا پر آپ کے نانا حضرت شیخؒ اور مولانا انعام الحسن صاحبؒ کو آپ سے بڑی توقعات وابستہ تھیں، یہاں تک کہ مولانا محمد یوسف صاحبؒ کی وفات کے بعد مولانا انعام الحسن صاحبؒ برابر انہیں اپنے ساتھ رکھتے اور کھانا وغیرہ اُن کے بغیر شروع نہ کرتے۔ یقیناً ان حضرات کا خیال تھا کہ آگے چل کر حق تعالیٰ صاحبزادہ مولانا محمد ہارون کاندھلوی سے ضرور دینی دعوت واصلاح کا بڑا کام لیں گے، لیکن مشیت ایزدی سے عالم جوانی ہی میں مولانا

محمد ہارون کاندھلویؒ کی وفات جمعہ ۳۰رشعبان ۱۳۹۳ھ مطابق ۲۸رستمبر ۱۹۷۳ء کو ہوگئی، مولانا محمد انعام الحسن صاحبؒ نے جنازہ پڑھایا اور مرکز نظام الدین کے عقبی حصہ میں اپنی والدہ مرحومہ کے پاس تدفین عمل میں آئی۔ چوں کہ آپ ۳۵رسال کی کم عمری میں ہی فوت ہوگئے تھے، اس لئے نہ آپ نے کوئی تصنیف چھوڑی، نہ آپ پر کوئی مفصل سوانح سامنے آسکی، البتہ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ کے بھانجے مولانا سید محمد ثانی حسنی ندویؒ نے بہت ہی خوب صورت اور عمدہ انداز میں تقریباً ڈیڑھ صد صفحات پر مشتمل شان دار تذکرہ مرتب کیا ہے جس میں کافی حد تک آپ کی زندگی کے حالات آگئے ہیں، یہ کتاب بھی لائق مطالعہ ہے۔

امیر ثالث حضرت مولانا محمد انعام الحسن کاندھلویؒ اور اُن سے متعلقہ کتب:

حضرت مولانا انعام الحسن صاحبؒ، مولانا اکرام الحسنؒ کے گھر میں ۱۸رجمادی الاوّل ۱۳۳۶ھ مطابق ۲۰رفروری ۱۹۱۸ء بروز بدھ کو کاندھلہ میں پیدا ہوئے۔ قرآن کریم کاندھلہ میں حافظ منگتو صاحبؒ سے حفظ کیا، ابتدائی فارسی تعلیم اپنے نانا حکیم عبدالحمید صاحب سے حاصل کی، عربی کی ابتدائی تعلیم حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ سے بستی نظام الدین میں حاصل کی، ۱۳۵۱ھ میں حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ کے ساتھ جامعہ مظاہر علوم میں داخل ہوئے اور متوسط درجے کی کتابیں پڑھیں، جلالین اور مشکوٰۃ شریف حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ کے ساتھ مدرسہ کاشف العلوم میں مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ اور مولانا احتشام الحسن کاندھلویؒ سے پڑھیں، ۱۳۵۴ھ میں دوبارہ جامعہ مظاہر علوم میں داخلہ لے کر دورۂ حدیث کی کتابیں پڑھیں، مگر حضرت مولانا محمد یوسفؒ کی بیماری کی وجہ سے تکمیل نہ کرسکے اور نظام الدین آکر بقیہ حدیث کی کتابیں حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ سے پڑھ کر مکمل کیں۔ ۳رمحرم ۱۳۵۴ھ کو مظاہر علوم کے سالانہ جلسے میں حضرت شیخ کی صاحبزادی سے نکاح ہوا، نکاح شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ نے پڑھایا۔ ۱۳۵۶ھ میں حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ کے ساتھ پہلا حج کیا، پھر حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ کے ساتھ حضرت شیخ کے حکم سے حضرت مولانا محمد الیاسؒ سے بیعت ہوئے۔ ۱۹۴۴ء کو حضرت مولانا محمد الیاسؒ نے اپنی وفات سے دو روز قبل خلافت سے سرفراز فرمایا۔ حضرت مولانا محمد یوسفؒ کے امیر بنائے جانے کے بعد ہر وقت سفر و حضر میں ان کے ساتھ رہے۔ ۱۹۵۵ء میں حضرت شیخ الاسلام مدنیؒ کی سرپرستی اور مولانا محمد یوسفؒ کی رفاقت میں دوسرا حج کیا۔ ۱۹۶۴ء میں حضرت شیخ اور حضرت مولانا محمد یوسفؒ کے ساتھ تیسرا حج کیا۔ اپریل ۱۹۶۵ء میں تبلیغ کے عالمی امیر مقرر ہوئے اور ساتھ ساتھ مدرسہ کاشف العلوم دہلی کے شیخ الحدیث بھی، یہ ذمہ داریاں تادمِ آخر نبھاتے رہے۔ اسی دوران حیاۃ الصحابہؓ پر حاشیہ لکھا، بخاری کے ابواب و تراجم پر عرق ریزی سے کام کیا، چھ نمبر سے متعلقہ احادیث پر مشتمل کتاب "منتخب ابواب" مرتب کی۔ ۱۹۶۷ء میں حضرت شیخ کے ساتھ چوتھا حج کیا، اس کے بعد ایک سال چھوڑ کر ہر دوسرے طاق سال حج کا معمول بنایا۔ ۱۳۸۶ھ میں جامعہ مظاہر علوم سہارنپور کے سرپرست منتخب ہوئے۔ ۱۰رمحرم ۱۴۱۶ھ مطابق ۱۰رجولائی ۱۹۹۵ء کو آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ آپ کے محبوب صاحبزادے حضرت مولانا محمد زبیر الحسن صاحب کاندھلویؒ نے جنازہ پڑھایا، حضرت جی مولانا محمد یوسف صاحبؒ اور حضرت مولانا محمد الیاسؒ کے پہلو میں تدفین عمل میں آئی۔ امیر ثالث حضرت مولانا محمد انعام الحسن کاندھلویؒ سے بھی ایک کتاب "منتخب ابواب" یادگار ہے۔ جب کہ اُن پر درج ذیل کتب مرتب کی گئیں:

(۱) مجلہ احوال و آثار کا مولانا محمد انعام الحسن کاندھلوی نمبر، از: مولانا نور الحسن راشد کاندھلوی۔

(۲) سوانح حضرت جی ثالث مولانا محمد انعام الحسن کاندھلویؒ، از: مولانا سید محمد شاہد سہارن پوری۔

(۳) ہفت روزہ خدام الدین کا مولانا محمد انعام الحسن کاندھلوی نمبر۔

(۴) ماہنامہ الجوریہ کا حضرت جی نمبر

(۵) بیانات مولانا محمد انعام الحسن کاندھلویؒ (۲ جلد)، از: مفتی محمد روشن قاسمی

(۱) مجلہ احوال و آثار کا مولانا محمد انعام الحسن کاندھلویؒ نمبر، از: مولانا نور الحسن راشد کاندھلوی:

یہ خاص نمبر آٹھ صد کے قریب صفحات پر مشتمل ہے، اس میں مختلف لوگوں کے رشحات قلم نہیں ہیں بلکہ مولانا نور الحسن راشد کاندھلوی جوان کے عزیز بھی ہیں، ان ہی کے قلم سے مکمل سوانح ہے۔ پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

(۲) سوانح حضرت جی ثالث مولانا محمد انعام الحسن کاندھلویؒ، از: مولانا سید محمد شاہد سہارن پوری:

یہ کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے اور کہا جاسکتا ہے کہ مولانا انعام الحسن صاحبؒ کی زندگی کے مفصل حالات، ان کے اسفار، ان کے بیانات اور دعوت و تبلیغ کی محنت میں بحیثیت عالمی امیر گزرے ہوئے لمحات غرض حضرت جیؒ کے پیدائش سے وفات تک کے حالات و واقعات مع اپنے لوازمات کے عمدگی سے آگئے ہیں۔

(۳) ہفت روزہ خدام الدین کا مولانا محمد انعام الحسن کاندھلوی نمبر:

(۴) ماہنامہ الجوریہ کا حضرت جیؒ نمبر:

مذکورہ دونوں خصوصی نمبروں میں اہل علم و قلم نے حضرت جیؒ کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ یہ بھی پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔

(۵) بیانات مولانا محمد انعام الحسن کاندھلویؒ (۲ جلد)، از: مفتی محمد روشن قاسمی:

مولانا انعام الحسن صاحبؒ ایک تو بیان بہت کم فرماتے تھے اور جو فرماتے تھے وہ بھی زیادہ تر اصلاحی

موضوع پر ہوتا تھا۔ پیشِ نظر کتاب میں مفتی محمد روشن قاسمی صاحب نے حضرت جیؒ کے تمام بیانات کو دو جلدوں میں مرتب کردیا ہے۔

حضرت مولانا محمد اِظہار الحسن کاندھلویؒ اور اُن سے متعلقہ کتب:

حضرت جی ثالث مولانا محمد انعام الحسن صاحب کاندھلویؒ کی وفات کے بعد امارت چلانے کے لئے نظام الدین مرکز کی تین رکنی شوریٰ حضرت مولانا محمد اظہار الحسن کاندھلویؒ، حضرت مولانا محمد زبیر الحسن کاندھلویؒ اور حضرت مولانا محمد سعد کاندھلوی مدظلۂ پر مشتمل بنائی گئی، اس شوریٰ کے سرپرست حضرت مولانا محمد اظہار الحسن کاندھلویؒ قرار پائے۔ حضرت مولانا محمد اظہار الحسن کاندھلویؒ مولانا رؤوف الحسنؒ کے گھر میں ۷رذی الحجہ ۱۳۳۷ھ مطابق ۳رستمبر ۱۹۱۹ء کو بدھ کے دن مظفرنگر میں پیدا ہوئے۔ مدرسہ احیاء العلوم انصاری روڈ، مظفرنگر میں حافظ سعادت خانؒ (اُمّی) سے ۱۲سال کی عمر میں قرآنِ پاک حفظ کرلیا، اُس کے بعد انگریزی کی اِبتدائی کتابیں ماسٹر مقصود سے گھر پر پڑھیں، پھر مدرسہ مرادیہ میں شرح جامی تک مولانا عبدالرؤوفؒ سے تعلیم حاصل کی، مزید تعلیم کے لئے حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ کے مشورہ سے مدرسہ کاشف العلوم تشریف لے گئے، ۱۳۵۳ھ میں مدرسہ کاشف العلوم میں داخل ہوئے، حضرت مولانا محمد الیاسؒ کے حُسنِ توجہ سے وہاں تعلیم کا بہت اچھا نظم تھا، مدرسہ کاشف العلوم دہلی میں مختصر المعانی وغیرہ سے اسباق شروع ہوئے۔ اس وقت حضرت مولانا محمد الیاسؒ بھی پڑھاتے تھے، اُن کے علاوہ اپنے برادرِ کبیر مولانا محمد احتشام الحسن کاندھلویؒ، مولانا منیر الدین میواتیؒ، حضرت مولانا بہاریؒ اور حافظ مقبول حسن گنگوہیؒ سے پڑھا۔ مولانا محمد الیاسؒ مولانا اظہار الحسنؒ کی تعلیم و تربیت کی اہتمام سے نگرانی فرماتے تھے۔ مولانا اظہار الحسنؒ کے علمی شوق، محنت اور عمدہ اِستعداد کی وجہ سے توجہ اور بڑھ گئی تھی۔ مولانا محمد الیاسؒ نے مولانا اظہار الحسنؒ کے مدرسہ کاشف العلوم نظام الدین مرکز آنے کے کچھ عرصہ بعد بنگلہ والی مسجد کی امامت اُن کے حوالے کردی تھی، ساتھ ساتھ حضرت مولاناؒ کی ڈاک بھی لکھتے تھے۔ فروری ۱۹۳۸ء میں حضرت مولانا محمد الیاسؒ حج پر تشریف لے گئے اور مولانا محمد اظہار الحسنؒ وغیرہ متعدد طلباء کو جامعہ مظاہر علوم سہارنپور میں داخلہ کا مشورہ دے گئے، چنانچہ موقوف علیہ میں وہاں داخلہ ہوگیا، شعبان ۱۳۵۹ھ میں جامعہ مظاہر علوم سے ہی فاتحہ فراغ پڑھا اور دورۂ حدیث میں اِمتیازی نمبر حاصل کئے۔ دورہ کے بعد مظاہر علوم میں ہی ایک سال اور گزارا اور اِفتاء کی مشق کی اور فنون کی کتابیں پڑھیں۔ اس کے بعد انٹر اور مولوی فاضل کے اِمتحانات دیئے اور اعلیٰ نمبرات میں کامیابی حاصل کی۔ فراغت کے بعد کچھ ناگزیر وجوہات کی بنا پر مستقل کوئی دینی مصروفیت نہ رکھ سکے، البتہ مختلف اوقات میں اِنفرادی طور پر درسِ نظامی کے طلباء آپ سے پڑھتے رہے۔ اسی دوران نوح کا بڑا تبلیغی اجتماع آگیا جس میں حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ نے آپ کو اپنے بیان کا ترجمان مقرر کیا۔ حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ کی حیات میں ہی حضرت مولانا محمد یوسفؒ کے ساتھ میوات کا سفر کیا، پھر مولانا محمد یوسفؒ کے ساتھ ہی ۱۹۴۳ء میں کراچی کا ایک تبلیغی سفر کیا۔ پھر مولانا محمد یوسفؒ کے بے حد اصرار پر مدرسہ کاشف العلوم دہلی کی تدریس قبول فرمائی، اور وہاں حدیث کے اسباق پڑھاتے رہے۔ حضرت جی مولانا محمد یوسفؒ کے کئی کام آپ کے ذمہ رہتے، جن میں اسفار کی ترتیب اور گھریلو کام بھی شامل ہوتے۔ مولانا انعام الحسنؒ کے امیر بننے کے بعد بالعموم اور مولانا ہارونؒ کی وفات کے بعد بالخصوص اُن کے بھی معاون بن کر رہے، اور اُن کی تدریس موقوف ہونے پر بخاری شریف کا درس شروع کیا، پھر مولانا عبیداللہ بلیاویؒ کی وفات کے بعد بخاری شریف کی دونوں جلدوں کی تدریس آپ سے متعلق ہوگئی۔ بنگلہ والی مسجد اور مدرسہ کاشف العلوم ایک وقف جائیداد ہے جس کا باقاعدہ ایک متولی ہوتا ہے، مولانا محمد یوسفؒ کے صاحبزادے مولانا محمد ہارونؒ اُس کے متولی تھے، پھر مولانا محمد ہارونؒ کی وفات کے بعد حضرت شیخؒ کے حکم سے بنگلہ والی مسجد اور مدرسہ کاشف العلوم دہلی کے متولی بھی حضرت مولانا محمد اظہار الحسنؒ مقرر ہوئے۔ مولانا اظہار الحسنؒ کا اِصلاحی تعلق حضرت مولانا محمد الیاسؒ سے تھا پھر حضرت شیخؒ سے قائم کیا اور حضرت شیخؒ نے خلافت بھی عنایت فرمائی۔ متعدد لوگ مولانا محمد اظہار الحسنؒ سے بیعت بھی ہوئے۔ باوجود عمدہ اِستعداد کے آپ تصنیف و تالیف کی طرف توجہ نہیں دے پائے، لیکن پھر بھی اس حوالے سے آپ کی دو یادگاریں ہیں، ایک تو علامہ محب الدین طبری کی کتاب خلاصۃ السیر کے ترجمہ کا تکملہ اور دوسرا حیاۃ الصحابہؓ کے کچھ حصہ کا ترجمہ۔ آپ کا نکاح سادات خاندان میں سید مکرم علیؒ کی صاحبزادی سے ہوا، جن سے آپ کی اکلوتی اولاد ۹رمئی ۱۹۴۰ء کو پیدا ہوئیں۔ ان کا ۱۹رستمبر ۱۹۶۱ء کو حضرت مولانا محمد یوسفؒ کے صاحبزادے مولانا محمد ہارونؒ سے نکاح ہوا، ماشاء اللہ اس نکاح سے تین اولادیں ہوئیں: مولانا محمد سعد اور دو بیٹیاں۔ مولانا اظہار الحسنؒ حضرت جی مولانا انعام الحسنؒ کی وفات کے ایک سال اور کچھ ایام کے بعد مؤرخہ ۲۷ ربیع الاول ۱۴۱۷ھ/۱۳راگست ۱۹۹۶ء کو مشورہ کی مجلس میں وفات پاگئے۔ مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے تذکرہ پر مولانا نور الحسن راشد کاندھلوی نے اپنے مجلّہ احوال و آثار کا خاص شمارہ نکالا، جس میں کافی حد آپ کی حیات وخدمات کا خاکہ آگیا ہے۔ (جاری ہے)

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے تبلیغی اسفار

ادارہ

ایک ہفتہ کے تبلیغی دورہ پر اسلام آباد حاضری ہوئی۔ دورہ کا آغاز ۱۸؍فروری ہوا۔

ختم مشکوٰۃ شریف:

۱۸؍فروری کو جامع مسجد غفوریہ ۲۔۱۱۔جی میں مولانا محمد حسین طارق زید مجدہ ہر روز صبح کی نماز کے بعد درس حدیث دیتے ہیں، چنانچہ موصوف نے کئی سال تک مشکوٰۃ شریف کا درس دیا۔ ان کا تقاضا تھا کہ مشکوٰۃ شریف کی آخری حدیث کا درس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کوئی ذمہ دار ساتھی ارشاد فرمائیں، چنانچہ اسلام آباد کے مبلغ مولانا محمد طیب سلمہ نے ان سے وعدہ فرمایا کہ راقم ایک ہفتہ کے دورہ پر اسلام آباد آرہے ہیں، وہ آخری حدیث پڑھا دیں گے۔ مسجد پہنچ کر معلوم ہوا کہ درس مشکوٰۃ میں ۴۵ حضرات مستقل شریک رہے۔ چنانچہ راقم نے اپنی کم علمی کے باوجود آخری حدیث پر بیان کیا، جس میں امت مسلمہ کو خیر الامم اور اکرم الامم فرمایا گیا ہے، تو اس کے ضمن میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر تقریباً پون گھنٹہ خطاب کا موقع ملا۔

خطبۂ جمعہ جامع مسجد مغیرہ بن شعبہ:

۱۹؍فروری کو جمعۃ المبارک کا خطبہ راقم نے جامع مسجد مغیرہ بن شعبہؓ ۳۔۱۰۔جی میں دیا۔ جامع مسجد کے علماء کرام مولانا تاج الدین، مولانا محمد راشد میرے پیر بھائی ہیں، ہمارے حضرت اقدس سیدی و مرشدی مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم کے مریدین ومجازین ہیں، انہوں نے ہمارا خیر مقدم کیا۔ جمعۃ المبارک کے خطبہ میں ختم نبوت کی حفاظت کے لئے علماء کرام اور مشائخ عظام کی خدمات کے حوالے سے خطاب ہوا۔

جناب مہتاب احمد عباسی سے ملاقات:

روزنامہ اوصاف کے ایڈیٹر جناب مہتاب احمد خان عباسی سے مولانا قاری عبدالوحید قاسمی، مولانا محمد طیب کی معیت میں ملاقات ہوئی اور انہیں کراچی سے اوصاف شروع کرنے پر مبارک باد پیش کی۔ روزنامہ اوصاف اندرون و بیرون ملک کئی ایک مقامات سے ہزاروں کی تعداد میں نکلتا ہے، ختم نبوت کے حوالے سے مجلس کی سرگرمیوں کی کوریج کرتا رہتا ہے۔ اس موقع پر جناب عمر فاروق سینئر صحافی روزنامہ اوصاف نے راقم سے قادیانیوں کی زیر زمین سرگرمیوں کے حوالہ سے اور ان کے توڑ کے سلسلہ میں انٹرویو بھی لیا، جو اگلے دن ۲۰؍فروری کے اوصاف میں شائع ہوا۔

بعد نماز مغرب جامع مسجد طیبہ ۳۔۷۔جی میں راقم کا تفصیلی بیان ہوا، جبکہ مولانا محمد طیب نے مختصر بیان کیا۔ ۲۰؍فروری بعد نماز ظہر جامع مسجد الرحیم ۱۔۸۔آئی میں مولانا ہارون الرشید کی دعوت پر راقم الحروف کا بیان ہوا۔ بعد نماز عصر جامع مسجد فاروق اعظمؓ ۳۔۹۔جی میں مولانا قاری عبدالوحید قاسمی مدظلہ کی دعوت پر راقم الحروف نے مختصر بیان کیا۔

اسلام آباد کے اسکولوں میں ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی تصویر:

مولانا قاری عبدالوحید قاسمی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے ناظم اعلیٰ اور متحرک عالم دین ہیں، قلم وقرطاس سے دوستی رکھتے ہیں، حالات سے باخبر رہتے اور باخبر رکھتے ہیں، انہوں نے بتلایا کہ پشاور کے شہید طلبا کے نام پر اسلام آباد کے اسکولوں کو موسوم کیا گیا ہے، ان ماڈل اسکولوں میں مشاہیر پاکستان کی تصاویر مختصر تعارف کے ساتھ آویزاں کی گئی ہیں، ان مشاہیر میں مشہور قادیانی سائنس دان پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کو سب سے پہلا مسلمان سائنس دان لکھا گیا ہے۔ جب مجلس کے زعماء کو معلوم ہوا تو ہم نے صدر مملکت، وزیر اعظم، وزیر تعلیم اور دیگر عمائدین کو احتجاجی خطوط لکھے ہیں، لیکن ان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی۔ راقم نے عرض کیا کہ ہمیں حکمرانوں تک اپنی بات اور موقف پہنچانے کے لئے تمام ممکنہ ذرائع اختیار کرنے چاہئیں۔

بعد نماز مغرب جامع مسجد تقویٰ ۴۔۹۔جی میں مولانا عبدالعلیم کی دعوت پر تبلیغی پروگرام منعقد ہوا، جس کے مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف صاحب دامت برکاتہم تھے۔ راقم اور مولانا محمد طیب کے بیانات ہوئے۔ ۲۱؍فروری ظہر کی نماز کے بعد جامع مسجد اصحاب الصفہ ۴۔۱۰۔جی میں مولانا قاری عبدالعزیز کی دعوت پر راقم کا خطاب ہوا۔ نماز عصر کے بعد مدنی مسجد ۳۔۱۱۔جی میں راقم نے درس دیا۔ مذکورہ بالا مسجد کے خطیب مولانا خلیق الرحمن چشتی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے ناظم اطلاعات اور متحرک عالم

دین ہیں۔ بعد نماز مغرب مسجد حضرت ابوایوب انصاریؓ ا۔ا۔جی میں راقم الحروف کا بیان ہوا۔ مذکورہ بالا مسجد کے خطیب مولانا عبدالقیوم شاکر بہت خلیق انسان ہیں۔

۲۲رفروری بعد نماز عصر مدنی مسجد نیڈوڑہ راولپنڈی میں مولانا محمد طیب اور راقم کے بیانات ہوئے، نیڈوڑہ میں مجلس کا یونٹ قائم ہے، مقامی یونٹ کے تمام عہدیداران نے پروگرام میں شرکت کی۔ مولانا محمد اسماعیل خطیب مدنی مسجد نے تمام رفقاء کا اکرام واحترام کیا۔

۲۳رفروری بعد نماز مغرب جامعہ سراج المدارس ٹیکسلا میں جلسہ ختم نبوت منعقد ہوا۔صدارت مولانا عبدالغفور قریشی مدظلہ خلیفہ مجاز حضرت اقدس خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد نوراللہ مرقدہ نے کی، جبکہ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض صاحبزادہ مولانا محمد زکریا قریشی نے سرانجام دیئے۔ حضرت مولانا عبدالغفور قریشی مدظلہ حضرت خواجہ صاحبؒ کے بڑے خلفاء میں سے ہیں اور ہزاروں لوگ آپ سے بیعت ہوکر اپنی دنیاوآخرت سنوار رہے ہیں۔موصوف ان مشائخ میں سے ہیں جو اپنے تمام متعلقین کی اصلاح کی فکر میں رہتے ہیں اور آنے والے رفقاء کو پند ونصیحت سے سرفراز فرماتے ہیں۔رات کی رہائش بھی حضرت والا کی خانقاہ میں رہی۔ خانقاہ میں ذکر ومراقبہ، ختم خواجگان اور دیگر خانقاہی معمولات خانقاہ سراجیہ کے مطابق ہوتے ہیں۔ حضرت والا نے پند ونصائح سے سرفراز فرمایا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کو سراہا۔

۲۴رفروری بعد نماز فجر راقم نے جامع مسجد سراج المدارس ٹیکسلا میں ’’ان لی اسماًانا محمد وانا احمد‘‘ پردرس دیا۔

مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی مدظلہ کی خدمت میں:

مولانا پیرعزیز الرحمٰن ہزاروی مدظلہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کے خلفاء میں سے ہیں اور مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کے تربیت یافتہ اور بہادر عالم دین ہیں، ہر تحریک میں پروانہ وار حصہ لیتے ہیں، نیز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام منعقد ہونے والی ’’کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس‘‘ چناب نگر میں تقریباً ہر سال تشریف لاتے ہیں، عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے ہر وقت پابہ رکاب رہتے ہیں۔حال ہی میں سفرعمرہ سے واپس تشریف لائے، پیر صاحب نے وفد کی آب زمزم اور مدینہ طیبہ کی کھجوروں سے ضیافت کی۔

جامعہ اسلامیہ راولپنڈی کے طلبا سے خطاب:

جامعہ اسلامیہ راولپنڈی صدر حضرت مولانا قاری سعید الرحمٰنؒ نے بنایا،موصوف جنرل ضیاء الحق کی مجلس شوریٰ کے رکن رہے، نیز قائد تحریک ختم نبوت حضرت اقدس مولانا سیدمحمد یوسف بنوریؒ، قائد جمعیت مفتی محمودؒ اور دیگر مشائخ کے سالہاسال تک میزبان رہے۔اس وقت مدرسہ کا اہتمام والنصرام مولانا ڈاکٹر عتیق الرحمٰن چلا رہے ہیں جو جمعیت علماءاسلام پنجاب کے امیر بھی ہیں۔

مولانا قاضی مشتاق احمد سے ملاقات:

موصوف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے امیر اور جامعہ فرقانیہ راولپنڈی کے شیخ الحدیث ہیں، متحرک اور فعال عالم دین ہیں، نیز کئی ایک مدارس میں بھی درس حدیث دیتے ہیں، مجلس کے بزرگوں اور خوردوں سے یکساں محبت فرماتے ہیں۔

بعد نماز عشاء جامع مسجد الہدیٰ پشاور روڈ راولپنڈی میں جلسہ ختم نبوت منعقد ہوا، جس سے مولانا محمد طیب اور راقم کے خطابات ہوئے۔ مولانا عبدالرشید کوثر ہمارے میزبان تھے۔ ۲۵رفروری بعد نماز عشاء توحیدیہ چک شہزاد اسلام آباد میں جلسہ ختم نبوت منعقد ہوا جس کی صدارت مولانا قاری محمد یوسف نے کی۔ قاری امیرالدین میزبان تھے۔

دارالعلوم حنفیہ چکوال میں خطبہ جمعہ:

۲۶رفروری کا خطبہ جمعہ دارالعلوم حنفیہ چکوال حضرت مولانا پیرعبدالرحیم نقشبندی مدظلہ کی خصوصی دعوت پر ’’عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ میں صوفیاء کرام کا کردار‘‘ کے عنوان پر ہوا۔دارالعلوم حنفیہ کی بنیاد ملک کے نامور شیخ طریقت، لاکھوں مسلمانوں کے روحانی پیشوا مولانا غلام حبیب نقشبندیؒ نے رکھی۔

مولانا غلام حبیب نقشبندیؒ:

آپ ۱۹۰۴ء مطابق ۱۳۲۲ھ کو وادی سون سکیسر ضلع خوشاب کے معروف قصبہ کورڈہی میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اور حفظ قرآن کریم علاقہ کے معروف استاذ قاری قمرالدینؒ سے کیا اور منتہی کتب کی تعلیم شیخ الحدیث مولانا سیّد امیر فاضل دیوبند سے حاصل کی۔ تفسیر قرآن اپنے زمانہ کے معروف علماء کرام سے پڑھی۔ ۱۹۴۲ء میں امام انقلاب حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ سے تفسیر قرآن کے اہم اسرار و رموز حاصل کئے۔ نیز قرآن پاک کی تفسیر کا دورہ شیخ التفسیر امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ سے پڑھا۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں مثالی کردار ادا کیا۔ نیز طویل عرصہ پس دیوار زنداں رہے۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں بھی پروانہ وار حصہ لیا۔ ۱۹۸۴ء کی تحریک ختم نبوت میں اپنے علاقہ میں بھرپور کردار ادا کیا۔ ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفیٰ میں بھی نمایاں کردار ادا کیا۔ آپ نے سلسلہ نقشبندیہ کے فیوض و برکات سرتاج اولیاء حضرت فضل علی قریشی مسکین پوری کے خلیفہ مجاز حضرت اقدس مولانا خواجہ عبدالمالک قریشی صدیقی خانیوالؒ سے حاصل کئے اور مجاز ہوئے۔ ۱۹۵۱ء میں دارالعلوم حنفیہ کی چکوال میں بنیاد رکھی۔ ۳۱ر ستمبر ۱۹۸۹ء کو آپ کا انتقال ہوا اور اپنے قائم کردہ دارالعلوم کی شمالی جانب محو استراحت ہیں۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے بڑے فرزند ارجمند مولانا

عبدالرحمٰن قاسمیؒ آپ کے جانشین مقرر ہوئے۔ان کی وفات کے بعد حضرت والا کے دوسرے فرزند ارجمند حضرت مولانا پیر عبدالرحیم نقشبندی مدظلہ جانشین مقرر ہوئے، جو اپنے والد محترم اور برادر کبیر کے قائم کردہ اداروں کی خدمت اور تعمیر و توسیع میں مصروف ہیں۔موصوف مرنج و مرنجاں شخصیت کے مالک ہیں۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام منعقد ہونے والی ''کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس'' چناب نگر میں اکثر و بیشتر شرکت فرماتے ہیں اور اپنے اجتماعات میں مجلس کو بھی شریک کرتے ہیں۔آپ کی خصوصی دعوت پر راقم نے جمعۃ المبارک کا اردو خطبہ دیا۔جامع مسجد اصحاب صفہ میں مغرب کی نماز کے بعد مولانا زاہد توحید اور مولانا عبدالقدوس کی دعوت پر خطاب ہوا اور نماز عشاء کے بعد ملت چوک کی جامع مسجد میں مولانا ممتاز الحق صدیقی کی دعوت پر مولانا مفتی خالد میر اور راقم کے بیانات ہوئے۔مدرسہ تدریس القرآن تلہ گنگ روڈ میں ۲۷ فروری صبح ۱۰ بجے مولانا عتیق الرحمٰن کی دعوت پر طلبا و اساتذہ کرام سے خطاب کیا۔بعد نماز عشاء مدرسہ اظہار الاسلام قائم کردہ امام اہلسنت مولانا قاضی مظہر حسینؒ میں طلبا و عوام سے خطاب کیا۔مولانا قاضی مظہر حسین معروف مناظر اسلام مولانا کرم دین دبیرؒ کے فرزند ارجمند، دارالعلوم دیوبند کے فاضل، شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے خلیفہ ارشد تحریک خدام اہلسنت پاکستان کے بانی امیر تھے۔عظمت صحابہ و اہلبیت رسول کے تحفظ کے لئے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔آپ نے جامعہ اظہار الاسلام کے نام سے ادارہ قائم کیا۔اس وقت اس کا اہتمام و انصرام مولانا قاری جمیل الرحمٰن حفظہ اللہ کے ہاتھوں میں ہے، جبکہ آپ کی باقیات الصالحات میں تحریک خدام اہلسنت ہے جس کے امیر آپ کے فرزند ارجمند اور جانشین مولانا قاضی ظہور حسین مدظلہ ہیں،تصوف میں آپ کے جانشین سندھ کے معروف عالم دین مولانا حبیب الرحمٰن سومرو ہیں۔عشاء کے بعد جامعہ میں طلبا و اساتذہ کرام سے خطاب کی سعادت حاصل ہوئی۔

۲۸ فروری صبح ۱۱ بجے مولانا پیر عبدالرحیم نقشبندی زید مجدہ کی دعوت پر ان کے جامعہ حبیبیہ میں بیان ہوا۔

بھون میں ختم نبوت کانفرنس:

مولانا مفتی محمد معاذ جلال پور پیروالا کے قصبہ نور احمد بھٹہ کے رہنے والے ہیں۔کافی عرصہ دارالعلوم حنفیہ میں استاذ رہے، آج کل مدرسہ تدریس القرآن چکوال میں منتہی کتب کے استاذ ہیں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چکوال کے ضلعی امیر اور مضافاتی علاقہ ''بھون'' میں امام و خطیب ہیں۔ان کی دعوت پر ظہر کے بعد منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس سے بھی خطاب کی سعادت نصیب ہوئی۔بعدازاں ملتان کے لئے سفر کیا۔☆

حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا سیالکوٹ کا تبلیغی سفر

سیالکوٹ.... (رپورٹ: اویس احمد فاروقی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا اسماعیل شجاع آبادی صاحب ۱۴ مارچ ۲۰۱۶ بروز سوموار تبلیغی دورہ پر سیالکوٹ تشریف لائے۔سیالکوٹ کے مبلغ حضرت مولانا فقیر اللہ اختر نے سیالکوٹ کے مختلف مقامات پر حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب کے بیانات ترتیب دیئے۔چناب نگر سالانہ کورس کے سلسلہ میں حضرت مولانا شجاع آبادی صاحب اور حضرت مولانا فقیر اللہ اختر صاحب سیالکوٹ کے مدارس میں تشریف لے گئے۔دارالعلوم الشہابیہ رنگپورہ سیالکوٹ میں حضرت مولانا محبوب الٰہی صاحب اور دوسرے اساتذہ نے بھرپور استقبال کیا، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے زیراہتمام منعقد ہونے والے سالانہ ختم نبوت کورس کی افادیت اور اس کے ثمرات پر روشنی ڈالی اور طلبا جامعہ سے بھرپور شرکت کا وعدہ لیا کہ طلبا چناب نگر میں ہونے والے سالانہ کورس میں اپنی شرکت یقینی بنائیں۔بعدازاں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا فقیر اللہ اختر صاحب نے جامعہ فاروقیہ سیالکوٹ کا دورہ کیا۔جامعہ فاروقیہ سیالکوٹ میں حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے زیراہتمام منعقد ہونے والے سالانہ ختم نبوت کورس کی افادیت اور اس کے ثمرات پر روشنی ڈالی اور طلبا جامعہ سے بھرپور شرکت کا وعدہ لیا۔امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ پیر سید شبیر احمد گیلانی اور ان کے رفقاء نے حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کو اپنے دفتر برف خانہ چرچ روڈ سیالکوٹ میں ظہرانہ دیا۔حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حضرت مولانا فقیر اللہ اختر کے ہمراہ سیالکوٹ کی مشہور مذہبی شخصیت حکیم محمود احمد ظفر صاحب کے گھر ان کی اہلیہ کی تعزیت کے لئے تشریف لے گئے، مرحومہ کا کچھ عرصہ پہلے بیرون ملک سفر میں انتقال ہوا تھا، مولانا نے حکیم محمود ظفر اور ان کے اہل خانہ سے مرحومہ کی تعزیت کی اور مرحومہ کے ایصال ثواب کے دعا بھی فرمائی۔بعد نماز مغرب جامع مسجد یوسف بنوری ملحقہ دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ بنوری ٹاؤن میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا، جس کے مہمان خصوصی پیر طریقت، رہبر شریعت، حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان تھے، کانفرنس کی نقابت کے فرائض حضرت مولانا قاسم صاحب نے انجام دیئے، تلاوت حضرت مولانا عبدالوکیل صاحب، نعت رسول مقبول کی سعادت بندہ فقیر اویس احمد فاروقی، حضرت مولانا قاسم گجر صاحب اور مولانا خاکوانی صاحب کے خادم جناب جعفر صاحب کو حاصل ہوئی۔کانفرنس سے مولانا محمد طیب، مولانا مفتی عثمان امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پسرور، مولانا شاہنواز فاروقی گوجرانوالہ، پیر سید شبیر احمد گیلانی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی دامت برکاتہم العالیہ نے خطاب فرمایا۔مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مرزا غلام قادیانی کے کفر، اس کے جھوٹے دعوؤں، اس کے کردار کے بارے میں مفصل طور پر بیان کیا اور عوام سے قادیانیت کے بائیکاٹ کا عہد لیا، بعدازاں حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے قیمتی ملفوظات سے سلسلہ قادریہ چشتیہ پر بیعت کی اور ذکر مجلس کروانے کے بعد دعا پر کانفرنس کا اختتام کیا۔

تبصرۂ کتب

خطباتِ مشاہیر (دس جلدیں)

حضرت مولانا سمیع الحق صفحات: جلد اول: ۴۰۰، جلد دوم: ۵۷۳، جلد سوم: ۵۹۴، جلد چہارم: ۵۳۲، جلد پنجم: ۴۱۰، جلد ششم: ۵۰۴، جلد ہفتم: ۴۷۸، جلد ہشتم: ۴۷۸، جلد نہم: ۴۶۶، جلد دہم: ۴۰۲۔ قیمت: درج نہیں۔ پتا: مکتبہ ایوانِ شریعت، جامعہ دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، خیبر پختون خوا۔

حضرت مولانا سمیع الحق دامت برکاتہم العالیہ ہمارے اکابر اور بزرگانِ دین میں سے ان موفق من اللہ شخصیات میں سے ہیں جن کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اخلاف کو اسلاف کے ساتھ مربوط کرنے اور جوڑنے کا غیر معمولی ملکہ اور حظ وافر نصیب فرمایا ہے اور یہ صرف آپ کی خصوصیات میں سے ہے کہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں ہر آنے والے مکتوب کا مضمون اور ہر بیان کرنے والے مندوب کا بیان منظم ومرتب ہوکر فائلوں میں محفوظ ومرقوم ہے، جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ان محفوظ مکتوبات کا مجموعہ مرتب ہوکر ''مکتوبات مشاہیر'' کے نام سے دس ضخیم جلدوں میں منصۂ شہود پر آکر اہل علم سے خوب خوب دادِ تحسین پاچکا ہے اور اب جامعہ دارالعلوم حقانیہ اور اس کی وساطت اور مناسبت سے کیے گئے خطابات کا مجموعہ ''خطباتِ مشاہیر'' کے عنوان سے پانچ ہزار ایک سو چالیس صفحات کی ضخامت لیے ہوئے دس جلدوں پر مشتمل زیورِ طبع سے آراستہ ہوکر دنیائے علم وادب اور سالکین راہِ اصلاح وسلوک کے سامنے پیش ہورہا ہے۔ حضرت مولانا سمیع الحق دامت برکاتہم ''خطباتِ مشاہیر'' کی جلد اول کے مقدمہ میں اس کتاب کے تعارف کے بارہ میں رقم طراز ہیں:

''خطباتِ مشاہیر ایک ایسا گلدستہ اور کہکشاں علم وہدایت ہے، جس میں آپ علم وہدایت، رشد واصلاح، تصوف وسلوک، جہاد وسیاست، دعوت وتبلیغ، درس وتدریس کے اوجِ بلند پر فائز شخصیات کی صحبت واستفادہ کی بیک وقت سعادت حاصل کرسکتے ہیں۔ مثال کے طور پر مرشدین ومصلحین امت میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ، مولانا عبدالغفور عباسی مدنیؒ، مولانا خواجہ عبدالمالک نقشبندیؒ، مولانا عبداللہ درخواستی صاحبؒ اور حکماء ودعاۃ امت میں حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیبؒ، داعی کبیر مولانا ابوالحسن علی ندویؒ، محدثین ومحققین میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ، مولانا شمس الحق افغانی صاحبؒ، علامہ محمد یوسف بنوریؒ، مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، دعوت وتبلیغ میں مولانا محمد یوسف دہلویؒ، مولانا محمد طلحہ کاندھلوی اور مولانا طارق جمیل، درس وتدریس میں اساتذہ ومشائخ دارالعلوم دیوبند وجامعہ حقانیہ، جہاد وعزیمت کے میدانوں کے شہسوار مولانا یونس خالص، مولانا محمد نبی محمدی، مولانا جلال الدین حقانی، امیرالمؤمنین ملا محمد عمر مجاہدؒ، ضیاء المشائخ ابراہیم جان شہیدؒ، صبغۃ اللہ مجددی، استاذ برہان الدین ربانی، ملا محمد ربانیؒ، زعماء جہاد میں خلعتِ شہادت سے سرفراز شیخ اسامہ بن لادن شہیدؒ، چیچنیا کے شہید صدر زیلم خان جیسے بے شمار شہدائے جہاد شامل ہیں۔ میدانِ خطابت کے شناور شہنشاہِ خطابت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، خطیب بے بدل مولانا احتشام الحق تھانویؒ، میدانِ حرب وضرب کے جنرل حمید گل، جنرل اسلم بیگ، آئین وقوانین کے ماہرین جناب اے کے بروہی، جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال، وہ زعماء جو دین اور سیاست کے میدانوں میں قائدانہ مقام رکھتے تھے' مولانا مفتی محمودؒ، مولانا شاہ احمد نورانیؒ، مولانا عبدالستار نیازیؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، قاضی حسین احمدؒ، حافظ محمد سعید اور دیگر بے شمار قائدین اور خالص سیاسی زعماء میں خان عبدالغفار خان، عبدالولی خان، اجمل خٹک، میاں نواز شریف، وسیم سجاد، چودھری ظہور الٰہی، ارباب غلام رحیم، غلام مصطفی جتوئی، نوابزادہ نصر اللہ، راجہ ظفر الحق ودیگر اور ان کے علاوہ عالم عرب کے سرکردہ علماء ومشائخ علامہ بشیر الابراہیمی الجزائری، علامہ شیخ ابوغدہ، علامہ محمود صواف، علامہ عبدالمجید زندانی، مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز بن باز، ڈاکٹر عبداللہ المحسن ترکی، نائب رئیس الجامعہ مدینہ کے شیخ عبداللہ الزائد، جامع ازھر کے کئی شیوخ الازہر، امام حرم شیخ صالح بن حمید، ڈاکٹر عبداللہ عمر نصیف جیسے درجنوں کے علوم وفیوض کی ایک جھلک ان خطبات کے ذریعہ دکھائی دے گی۔ مدارس عربیہ کے تعلیمی نظام ونصاب پر۔ ماہرین تعلیم اور اساتذۂ فن کی اصلاحی تجاویز پر۔ بحث وتنقیح پر ایک مستقل جلد ہے' جو جامعہ حقانیہ میں منعقدہ وفاق المدارس کے سالانہ دو روزہ اجلاس میں اربابِ مدارس ومہتممین وفاق کے تجربات کا نچوڑ ہے اور اس سے رہنمائی اس دور کی خاص ضرورت ہے۔ اسی طرح نفاذ شریعت کی تحریک میں کی گئیں تقاریر ملک میں تنفیذ اسلام کے عمل کے لیے بہتر رہنمائی کریں گی، افغان جہادی زعماء کے خطبات سے اس صدی کے عظیم جہاد (بمقابلہ روس وامریکا) کے اہم اور خفیہ گوشے بے نقاب ہوں گے، بعض کتابوں کی رونمائی میں اربابِ علم وادب، اصحابِ صحافت وسیاست کے ناقدانہ خیالات بصیرت افروز ثابت ہوں گے۔''

اس کتاب کی ترتیب وتدوین، توضیح وتشریح حضرت مولانا سمیع الحق دامت برکاتہم نے فرمائی ہے۔ یہ کتاب علماء، طلبہ، خطباء، مصنفین، محققین اور تاریخ سے شغف رکھنے والے احباب اور عامۃ الناس کے لیے یکساں مفید اور نایاب تحفہ ہے۔

خطاباتِ احسانی

افادات: شفیق الامت حضرت اقدس مولانا شاہ محمد فاروق نور اللہ مرقدہٗ۔ صفحات: ۱۳۲۔ قیمت: درج نہیں۔ ناشر: مکتبہ جامعۃ الابرار۔ اسٹاکسٹ: ادارۃ النور، انور مینشن، بنوری ٹاؤن، کراچی۔

زیر تبصرہ کتاب ''خطاباتِ احسانی'' حضرت شاہ محمد مسیح اللہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی تصوف کے موضوع پر خاص تصنیف ''شریعت وتصوف'' کا خلاصہ ہے، جسے حضرت شاہ محمد فاروق نور اللہ مرقدہٗ نے عصر حاضر کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے مخصوص انداز اور سہل زبان میں مجالس میں بیان فرمایا ہے۔ افادۂ عام کے لیے آپ کے خلیفہ شاہ محمد گلزار صاحبؒ نے اسے قلمبند کیا ہے۔ اس کتاب میں تزکیہ کی حقیقت، توبہ کی حقیقت، طریق کار کی حقیقت، بیعت طریقت کی حقیقت، خوف کی حقیقت، تفکر کی حقیقت، مشقت کی حقیقت، رجاء کی حقیقت، تواضع کی حقیقت، تبلیغ کی حقیقت، طریقت کی حقیقت، توکل کی حقیقت، تقویٰ کی حقیقت، صحبت کی حقیقت اور دعا کی حقیقت جیسے اہم مضامین کو شامل کیا گیا ہے۔ یہ کتاب تزکیہ وتصوف کا گویا نچوڑ ہے۔ کتاب کا کاغذ، ٹائٹل اور طباعت بہت ہی عمدہ ہے۔ امید ہے کہ صاحب ذوق حضرات اس کتاب کی قدر افزائی فرمائیں گے۔

نوٹ: تبصرۂ کتب کے لیے کتابوں کے دو نسخوں کا آنا ضروری ہے۔ (ادارہ)

تبصرہ نگار: مولانا محمد اعجاز مصطفی

دستورِ پاکستان اور قادیانیت

غامدی صاحب کا جوابی بیانیہ

شکیل عثمانی

دوسری قسط

۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم کو چیلنج کرنے کی راہ جناب جاوید غامدی غیر شعوری طور پر پہلے ہی ہموار کر چکے ہیں۔ ہم نے ''غیر شعوری'' اس لئے کہا کہ ہمیں ان کی نیت پر کوئی شبہ نہیں ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ان کی ویب سائٹ www.javedahmadghamidi.com پر ان کے ایک لیکچر کی وڈیو بعنوان Ghamidi on Ahmadiyya Prophethood claim موجود ہے جس میں انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت اور تحریک احمدیت پر گفتگو کی ہے۔ ہم نے جب اس لیکچر کو transcribe کرنے کا ارادہ کیا تو ایک دشواری پیش آئی کہ لیکچر کے دوران جب کوئی سامع سوال کرتا تھا تو غامدی صاحب اسی وقت اس کا جواب دیتے تھے۔ اتفاق سے سوالات انتہائی "Low Volume" میں ریکارڈ ہوئے ہیں اور تقریباً ناقابلِ فہم ہیں۔ اس طرح لیکچر کا ربط متاثر ہوتا ہے۔ ہم نے غامدی صاحب کے چند لیکچرز میں شرکت کی ہے، ان کے آڈیو کیسٹس بھی سنے ہیں، ایک کیسٹ کو "Transcribe" بھی کیا ہے، وڈیو کیسٹس بھی دیکھے ہیں۔ ان لیکچرز میں جو روانی ہے ہمیں اس وڈیو میں مفقود نظر آئی، اس میں جملوں کی ساخت اور الفاظ کی تقدیم اور تاخیر میں الجھاؤ ہے۔ ان وجوہات کے پیشِ نظر مناسب معلوم ہوا کہ اس لیکچر کا خلاصہ پیش کر دیا جائے۔ یہ خلاصہ درج ذیل ہے:

''جاوید غامدی صاحب نے کہا: مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بنیادی طور پر صوفی تھے، تصوف سے ان کا اشتغال تھا۔ آپ ان کی ابتدائی زندگی پڑھیں تو اوراد، وظائف اور چلے نظر آئیں گے۔ انہی چیزوں کو وہ بیان کرتے ہیں اور لکھتے بھی ہیں۔ آہستہ آہستہ انہوں نے پھر یہ کہا کہ میں مسیح موعود ہوں۔ پھر انہوں نے کہا میرا کہ مطلب اصطلاحی نبوت نہیں ہے، میں تشریعی نبی نہیں ہوں، میں بروزی نبی ہوں، میں ظلی نبی ہوں۔ بروزی کا مطلب یہ ہے کہ بس جیسے مجھ پر نبوت کا ایک سایہ پڑ رہا ہے، یا نبوت کا ایک پرتو میرے اندر آ گیا ہے۔ اس طرح کی بہت سی باتیں انہوں نے فرمائیں اور پھر آہستہ آہستہ انہوں نے دبے دبے الفاظ میں ایسی باتیں بھی کہیں جن سے یہ معلوم ہوا کہ وہ اس زمانے کے نبی بنا دیے گئے ہیں۔ لیکن میں آپ سے عرض کروں کہ خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی جو تحریریں ہیں، جتنی بھی ہیں، ان میں بالصراحت نبوت کے دعوے کی کوئی تحریر نہیں ہے۔ آپ ان کی تصانیف جو روحانی خزائن کے نام سے مختلف جلدوں میں چھپی ہیں، پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ ایسی ہی باتیں ہیں۔ یعنی انہوں نے اس بات کے بہت دلائل دیے ہیں کہ نبوت کا مطلب یہ ہے اور الہام جاری رہنا چاہیے، وحی جاری رہنی چاہئے، یہ خدا کی نعمت ہے، اس سے محروم کیسے ہو گئے، بنی اسرائیل میں سب لوگوں کو ہوتا تھا، محمد رسول اللہ کی امت کیوں محروم کر دی گئی! اس طرح کے عقلی دلائل انہوں نے دیے۔ پھر الہام، وحی یعنی خدا سے رابطہ، اس کو انہوں نے اسی طرح کی تعبیروں میں بیان کیا جو تمام صوفیانہ تعبیرات ہیں، اور زندگی بھر کرتے رہے۔ اور پھر کسی موقع پر نبی کا لفظ استعمال کیا تو انہوں نے کہا میرا مطلب یہ ہے، یا میری مراد یہ ہے۔ ختم نبوت کے بارے میں بھی انہوں نے کہا کہ میں اس کا قائل ہوں لیکن میرا مطلب یہ ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت سے مراد یہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد دو گروہ ہو گئے اور ان کے جو قدیم ترین صحابہ تھے، ان کی اصطلاح کے مطابق، انہوں نے تو یہ کہا کہ ایسا نہیں تھا، وہ مجدد تھے۔ یہ جو لاہوری جماعت ہے وہ اسی تعبیر پر وجود میں آئی۔ مرزا بشیر الدین صاحب محمود جو ان کے فرزند تھے انہوں نے اصل میں اس کو زیادہ صریح کیا اور کہا کہ نہیں وہ باقاعدہ...... ورنہ معاملہ ٹھیک ہو جاتا، اتنا ہی رہتا جتنا صوفیوں کا ہے۔ انہوں نے اس کو پھر اس منتہائے کمال تک پہنچا دیا، جہاں پہ توضیح کی ضرورت نہ رہی۔ پھر وہ (مرزا قادیانی) تو اپنی ہی نبوت کی بات کرتے تھے، بعد میں جب بحثا بحثی ہوئی، مناظرے ہوئے تو پھر یہ ہوا کہ نہیں! نبوت کا دروازہ چوپٹ کھلا ہوا ہے، کل اور بھی آ جائیں گے، یعنی معاملہ پھر ذرا مزید آگے بڑھ گیا۔ ان کے جو ابتدائی لوگ ہیں، یہ جو لاہوری جماعت کے جتنے لوگ ہیں وہ ان کے بڑے اکابر ہیں، معمولی لوگ

نہیں ہیں۔ جہاں تک ان کے پہلے خلیفہ حکیم نورالدین صاحب کا تعلق ہے تو ان کے معاملے میں تو کوئی زیادہ اختلاف نہیں پیدا ہوا، لیکن ان کے بعد جب خلافت کا معاملہ ہوا تو یہ ساری بحث سامنے آئی۔ حکیم نورالدین صاحب کے زمانے میں بھی صورت حال یہ نہیں تھی، اس طرح کی یعنی صورت حال ایسی تھی جیسی میں نے آپ کو سنائی ہے اور زیادہ سے زیادہ بات جو وہ کہتے تھے وہ اسی طرح کی بات تھی جیسے ابن عربی نے کہہ دی۔"

نوٹ: احتیاط کے پیش نظر اس تلخیص میں غامدی صاحب کے اکثر اصل جملے شامل کیے گئے ہیں۔

جاوید غامدی صاحب کے لیکچر کی اس تلخیص سے مندرجہ ذیل تین نکات اخذ ہوتے ہیں:

ا:... مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریروں میں بالصراحت نبوت کے دعوے کی کوئی تحریر نہیں ہے۔

۲:... مرزا غلام احمد قادیانی کے پہلے خلیفہ حکیم نورالدین، مرزا قادیانی کو اصطلاحی نبی نہیں سمجھتے تھے۔

۳:... احمدیوں کا لاہوری فریق (مولوی محمد علی لاہوری گروپ) شروع سے مرزا قادیانی کو مجدد سمجھتا رہا ہے۔

بہر حال غامدی صاحب نے یہ بھی کہا کہ مرزا قادیانی کے دعاوی اور تعبیرات میں اور صوفیہ کے دعاوی اور تعبیرات میں مماثلت ہے۔ تصوف ہمارا موضوع نہیں ہے، اہل تصوف مناسب سمجھیں گے تو اس کا جواب دیں گے، اس لئے ہماری گفتگو مندرجہ بالا تین نکات تک محدود رہے گی۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبوت:

غامدی صاحب کا ارشاد ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریروں میں بالصراحت نبوت کے دعوے کی کوئی تحریر نہیں ہے۔ صریح تحریریں پیش کرنے سے قبل ہم قارئین سے یہ عرض کرنا چاہیں گے کہ پروفیسر الیاس برنی مؤلف "قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ" کے بقول مرزا غلام احمد قادیانی، حکیم نورالدین اور دوسرے قادیانی اساطین کی کتابوں میں اس درجہ تکرار، تضاد، ابہام اور التباس ہے کہ اکثر مباحث بھول بھلیاں نظر آتے ہیں۔ اس تضاد اور التباس کے پیش نظر ممتاز ادیب اور صحافی شورش کاشمیری نے مرزا قادیانی اور دوسرے قادیانی رہنماؤں کی تحریروں اور تعبیروں کو دوشیزہ کی کہہ مکرنیاں قرار دیا ہے۔ ہماری رائے میں ان تحریروں اور تعبیروں پر یہ مصرع پوری طرح صادق آتا ہے:

"جناب شیخ کا نقش قدم یوں بھی ہے اور یوں بھی"

اگر جناب شیخ کا کھرا اٹھایا جائے تو ان شاء اللہ قارئین صریح تحریروں تک پہنچ جائیں گے۔

دراصل مرزا قادیانی نبوت کی طرف ایک قدم بڑھاتے تھے اور جب مسلمانوں کی طرف سے مخالفت ہوتی تھی تو اسے پیچھے ہٹا لیتے تھے، جیسا کہ مولوی عبدالحکیم سے ایک معاہدے مورخہ ۳ رفروری ۱۸۹۲ء میں جو "تبلیغ رسالت" حصہ دوم ص ۹۵ میں چھپا ہے، مرزا قادیانی تمام مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ "ان کے رسائل "فتح اسلام"، "توضیح المرام" اور "ازالہ اوہام" میں لکھا ہے کہ محدث ایک مفہوم میں نبی ہوتا ہے۔ اگر مسلمان بھائی ان لفظوں سے ناراض ہیں تو وہ بجائے لفظ 'نبی' کے 'محدث' کا لفظ ہر جگہ سمجھ لیں اور اس کو (یعنی لفظ نبی کو) کاٹا ہوا خیال فرمالیں۔" واضح رہے کہ یہ ۱۸۹۲ء کی تحریر ہے۔ جوں جوں مرزا صاحب کے معتقدین میں اضافہ ہوتا گیا، حصول نبوت کے جذبے میں جان پڑتی گئی۔ یہاں تک کہ ۱۹۰۱ء میں ایک ٹریکٹ "ایک غلطی کا ازالہ" میں نبوت کا اعلان کردیا۔ "ایک غلطی کا ازالہ" سے اقتباس ہم بعد میں پیش کریں گے، یہاں عرض یہ کرنا ہے کہ مرزا قادیانی مامور من اللہ، مجدد، محدث، مسیح موعود اور مہدی کے مراتب سے "ترقی" کرتے ہوئے بتدریج نبوت کے منصب تک پہنچے۔ اس لئے ان کے ابتدائی دور کے دعووں کو نظر انداز کرتے ہوئے آخری دور کے دعووں پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے۔

اب ہم مرزا غلام احمد قادیانی کی ان چند تحریروں کو پیش کرتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو لغوی معنی میں نبی (یعنی پیشین گوئیاں کرنے والا) قرار نہیں دیتے بلکہ اللہ کا بنایا ہوا نبی قرار دیتے ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ اللہ نے انہیں نبی کے نام سے پکارا اور ان کا نام نبی رکھا۔

ا:... مرزا قادیانی کا آخری عقیدہ جس پر ان کا خاتمہ ہوا، یہی تھا کہ وہ نبی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے آخری خط میں جو ٹھیک ان کے انتقال کے دن اخبار عام میں شائع ہوا، واضح الفاظ میں لکھا کہ:

"میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا، اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کرسکتا ہوں؟ میں اس پر قائم ہوں اُس وقت تک جو اس دنیا سے گزر جاؤں۔" (اخبار عام: ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء، منقول از حقیقۃ النبوۃ از مرزا محمود ص: ۲۷۱، بوساطت مباحثہ راولپنڈی ص: ۱۳۶)

یہ خط ۲۳ رمئی ۱۹۰۸ء کو لکھا گیا اور ۲۶ رمئی کو اخبار عام میں شائع ہوا اور ٹھیک اسی دن مرزا قادیانی کا انتقال ہوگیا۔

واضح رہے کہ مباحثہ راولپنڈی جماعت احمدیہ راولپنڈی اور احمدیہ انجمن اشاعت اسلام راولپنڈی (لاہوری گروپ) میں تحریری طور پر ہوا تھا۔ بنیادی موضوعات دو تھے: اولاً: "کیا مرزا صاحب نبی تھے؟" ثانیاً: "کیا مرزا صاحب نے اپنے نہ ماننے والوں کی تکفیر کی؟" فریقین کے

پرچے ''مباحثہ راولپنڈی'' کے عنوان سے کتابی صورت میں شائع کیے گئے۔ اس کتاب کے مستند ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ یہ دونوں جماعتوں کے مشترکہ اخراجات سے شائع ہوئی۔

۲:... مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں: ''چند روز ہوئے ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا۔ حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے، حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی اس میں سے ایسے الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں۔ نہ ایک دفعہ بلکہ صد ہا بار، پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہوسکتا ہے!''
(ایک غلطی کا ازالہ، ص:۳، روحانی خزائن، جلد:۱۸، ص:۲۰۶)

۳:... مرزا غلام احمد قادیانی ایک اور کتاب میں لکھتے ہیں: ''تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بہرحال جب تک طاعون دنیا میں رہے، گو ستر برس تک رہے، قادیان کو اس خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔'' (دافع البلاء، ص:۱۰، روحانی خزائن، ص:۲۳۰)

۴:... مرزا قادیانی ایک اور کتاب میں لکھتے ہیں: ''غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں گزر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں، کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں نہیں پائی جاتی۔'' (حقیقۃ الوحی، ص:۳۹۱)

مرزا قادیانی کا تشریعی نبوت کا دعویٰ:

مرزا غلام احمد قادیانی کے صریح دعویٰ نبوت کے چار حوالے پیش کیے جاچکے ہیں۔ ان کی اس قسم کی بیسیوں تحریریں موجود ہیں جن کو نقل کرنے کی فی الحال ضرورت نہیں ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنے ترقی پذیر (Developing) دعوؤں کے ایک مرحلے میں تشریعی نبی یا صاحب شریعت ہونے کا اعلان بھی کردیا۔ وہ لکھتے ہیں:

''ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے؟ جس نے اپنی وحی کے ذریعے سے چند امر اور نہی بیان کیے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہوگیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں، کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔ مثلاً یہ الہام: ''قل للمومنین یغضوا من ابصارهم ویحفظوا فروجهم ذلک ازکی لهم.'' یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور اس پر تیئیس برس کی مدت بھی گزر گئی اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔ اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''ان هذا لفی الصحف الاولی صحف ابراهیم و موسی.'' یعنی قرآنی تعلیم توریت میں بھی موجود ہے۔''
(اربعین ۴، طبع چہارم، مطبوعہ چناب نگر (سابقہ ربوہ) روحانی خزائن ج:۱۷، ص:۴۳۵، ۴۳۶)

مذکورہ بالا عبارت میں مرزا صاحب نے واضح الفاظ میں اپنی وحی کو تشریعی وحی قرار دیا ہے۔ عربی اور اردو کے صاحب طرز ادیب اور نامور عالم دین مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ اس سلسلے میں لکھتے ہیں:

''بعض اہم قطعی و متواتر احکام شریعت کو پوری صراحت وقوت کے ساتھ منسوخ و کالعدم کردینا بھی اس بات کی دلیل ہے کہ وہ (مرزا قادیانی) اپنے کو ایسا صاحب شریعت اور صاحب امر و نہی نبی سمجھتے تھے جو قرآنی شریعت کو منسوخ کرسکتا ہے، چنانچہ جہاد جیسے منصوص قرآنی حکم کو جس پر امت کا تعامل اور تواتر ہے اور جس کے متعلق صریح حدیث ہے ''الجهاد ماض الی یوم القیامة'' کی ممانعت کرنا اور اس کو منسوخ قرار دینا اس کا روشن ثبوت ہے۔ جہاد کی منسوخی و ممانعت کے سلسلے میں یہاں ان کی صرف ایک کتاب کا اقتباس کافی ہوگا۔ وہ ''تریاق القلوب'' (صفحہ نمبر ۱۵) میں لکھتے ہیں:

''میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید وحمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں کہ اگر وہ اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب و مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہوجائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں، ان کے دلوں سے معدوم ہوجائیں۔''

تنسیخ جہاد کے اعلان کے علاوہ مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ کیا کہ ''خدا نے اس امت میں مسیح موعود بھیجا ہے جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔'' (دافع البلاء، ص:۱۳، روحانی خزائن، ج:۱۸، ص:۲۳۳)

ہمارا معروضہ یہ ہے کہ مسیح علیہ السلام تشریعی نبی تھے اور جو شخص آپ سے ''تمام شان میں'' یعنی ہر

اعتبار سے بڑھ کر ہوتو وہ تشریعی نبی کیوں نہیں ہوگا؟

عقل عام اور مذاہبِ عالم کی تاریخ کے مطابق جب بھی کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرتا ہے تو حق و باطل کی بحث سے قطع نظر، اس کے دعوے کو درست تسلیم کرنے والے اور انکار کرنے والے دو گروہوں میں تقسیم ہوجاتے ہیں، اور دعویٰ نبوت کا منطقی نتیجہ یہ ہے کہ جو لوگ اس جدید نبوت پر ایمان نہیں لاتے ان کی تکفیر کی جائے۔ چنانچہ مرزا قادیانی اپنے دعوے کے منکر کی تکفیر کرتے ہیں۔ بہرحال مرزا قادیانی کی بعض ایسی تحریریں بھی پیش کی جاتی ہیں جن میں انہوں نے فرمایا: ''میرے دعوے کے انکار سے کوئی کافر نہیں ہوسکتا''۔ یہ اسی قسم کا تضاد اور التباس ہے جو ان کی تحریروں کا خاصہ ہے۔ انہوں نے اپنی کتاب حقیقت الوحی (ص ۱۴۸ تا ۱۵۰) میں خود تسلیم کیا ہے کہ ''براہین احمدیہ'' میں انہوں نے لکھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا، اور اس کے بارہ سال کے بعد ''ازالہ اوہام'' میں لکھا: ''آنے والا مسیح میں ہوں۔''

مرزا قادیانی اپنے دعوے کے منکر کو کافر قرار دیتے ہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی خود کو صرف لغوی یا مجازی معنوں میں نبی نہیں کہتے بلکہ ان کا دعویٰ ہے کہ ان کا منکر مسلمان نہیں ہے۔ اس سلسلے میں سردست مرزا قادیانی کی صرف دو تحریریں پیش کی جاتی ہیں:

۱:... مرزا قادیانی اپنے مکتوب مورخہ مارچ ۱۹۰۶ء بنام ڈاکٹر عبدالحکیم میں لکھتے ہیں:

''خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک وہ شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا، مسلمان نہیں ہے۔''

(تذکرہ ایڈیشن چہارم ص:۵۱۹)

۲:... مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

''کفر دو قسم پر ہے: (اول) ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ (دوم) دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا و رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے، کافر ہے۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں، کیونکہ جو شخص باوجود شناخت کر لینے کے خدا اور رسول کے حکم کو نہیں مانتا وہ بموجب نصوصِ صریحہ قرآن اور حدیث کے خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔'' (حقیقۃ الوحی ص:۱۷۹-۱۸۰)

(جاری ہے)

اعصاب اور مردانہ امراض کیلئے بہترین آزمودہ نسخہ

مکمل علاج، مکمل خوراک

فیصل

قیمت 3000 روپے
وزن 600 گرام

معجون قوتِ اعصاب زعفرانی

33 اجزا کا اکسیر مرکب

☆ خوشگوار زندگی کے لمحات مزید پرکیف
☆ اعضائے خاص کی تمام بیماریوں میں مفید
☆ قوت خاص اور امساک کے لئے نادر نسخہ
☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن
☆ جریان، احتلام، ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید

زعفران	جائفل	ناگرموتھ	مغز بندق	آرو خرما	جوہر آہن
مصطگی	جلوتری	تج	مغز ہولہ	سنگھاڑا	کشتہ چاندی
مروارید	دارچینی	اکر	الائچی خورد	بیج کاکنج	شگوفہ اذخر
ورق طلاء	لونگ	مائیں	الائچی کلاں	[illegible]	33 اجزاء
ورق نقرہ	گوند کیکر	بڑ سوکھے	زنجبین	مالچھڑ	
مغز چلغوزہ	مغز بادام	رس کونپلی	بہمن سفید	گوند کتیرہ	

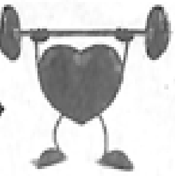

معجون تسکین دل

دل کے تمام امراض کے لیے مفید ہے

دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ
دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا
اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔
جگر و معدہ کی اصلاح کر کے نیا خون پیدا کرتا ہے۔
عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی مؤثر اور مفید ہے۔

قیمت 1200 روپے
وزن 500 گرام

آبِ سیب	آبِ انار	آبِ ادرک	ورق نقرہ	تخم خرفہ
آبِ بہی	آبِ لیمن	شہد خالص	بہمن سفید	عود ہندی
زعفران	مروارید	ورق طلاء	کشنیز	بادرنجبویہ
ابریشم	گل سرخ	گل نیلوفر	تخم کاہو	درونج عقربی
صندل سفید	طباشیر	آملہ	جوہر مرجان	مغز تربوز
گل دھنی	الائچی خورد	کہربائی	بہمن سرخ	

پاکستان بھر میں فری ہوم ڈلیوری
0314-3085577

فیصل FOODS ستارہ پلازہ ڈی گراؤنڈ سپلائرز کالونی فیصل آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے
مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

مدرسہ ختم نبوۃ۔ مسلم کالونی چناب نگر میں

35 واں

سالانہ ختمِ نبوۃ کورس

نامور علماء و مناظرین و
ماہرین فن لیکچر دیں گے
ان شاء اللہ

زیر سرپرستی
استاذ المحدثین
حضرت مولانا ڈاکٹر
عبدالرزاق اسکندر صاحب
دامت برکاتہم
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

بتاریخ
14 مئی 2016 تا 3 جون 2016
مطابق
6 شعبان ۱۴۳۷ھ تا 26 شعبان ۱۴۳۷ھ

نوٹ: کورس میں شرکت کرنے والے ہر طالب علم کو مجلس کی طرف سے 5 ہزار روپے کی کتب فری دی جائیں گی

- کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کیلئے کم از کم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے
- شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش خوراک، نقد وظیفہ، منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا
- کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جائیں گی
- داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

برائے رابطہ
عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ

0300-4304277
0300-6733670